رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ مجموعہ

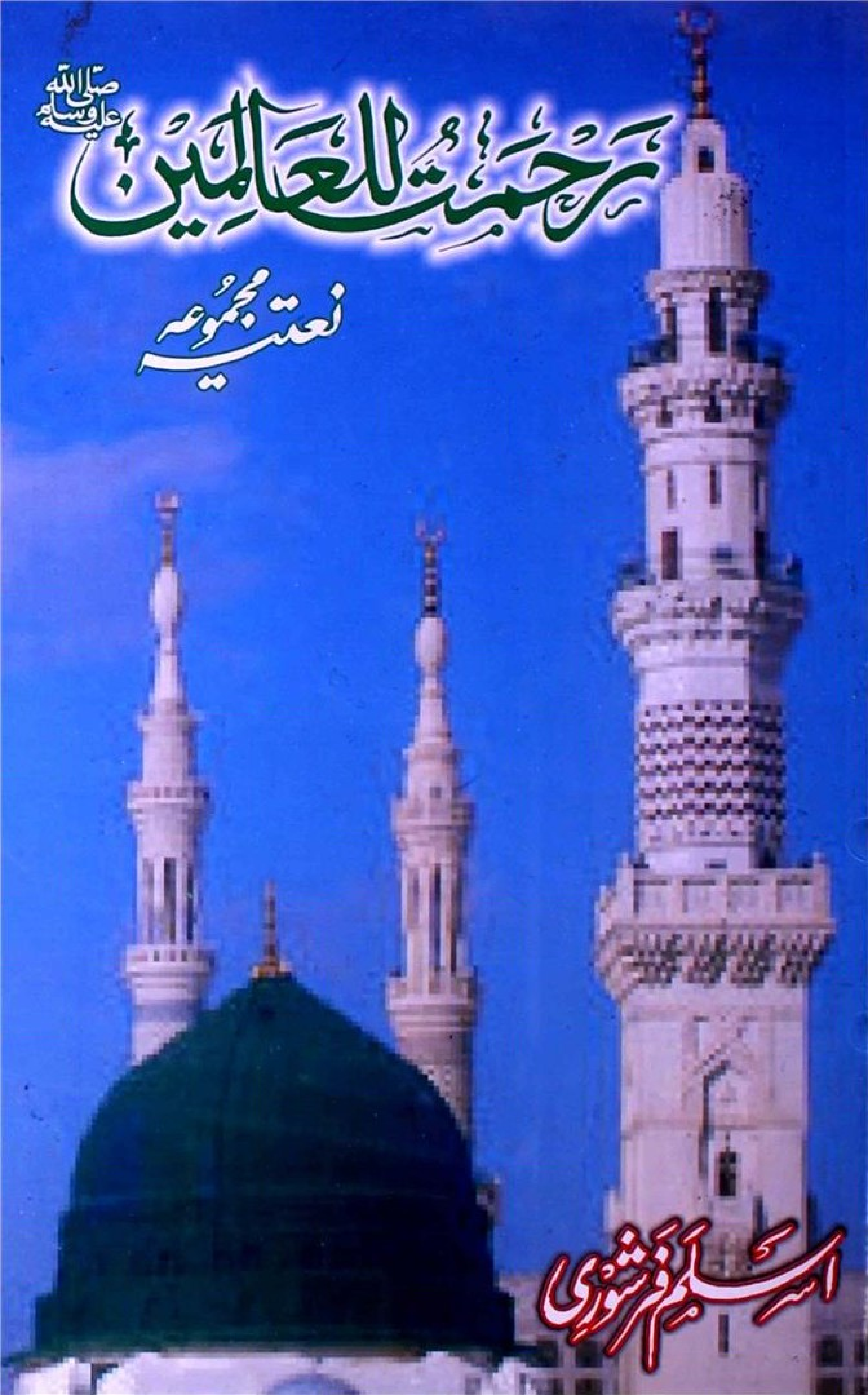

اسلم فرشوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمت للعالمین ﷺ

نعتیہ مجموعہ

اسلم فرشوری

زیر اہتمام
انجمنِ قلمکارانِ دکن، حیدرآباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: نعتیہ مجموعہ " رحمت للعالمین ﷺ "

نام شاعر: اسلم فرشوری

سن اشاعت بارِ اول: جنوری 2014 ☆ دوم: جولائی 2014ء

تعداد اشاعت: 500

قیمت: -/300

پیشکش: محمد امان فرشوری

ترتیب و تزئین: محمد فراز فرشوری۔ محمد سلمان فرشوری

سرورق: محمد ارمان فرشوری

کمپیوٹر کمپوزنگ: اطیبؔ اردو کمپیوٹر گرافکس اینڈ پرنٹرس 59-8-22 جمال مارکٹ

چھتہ بازار، حیدرآباد۔۲۔اے۔ پی سیل فون: 9849339588

یہ کتاب اردو اکیڈیمی آندھراپردیش کی جزوی مالی اعانت سے شائع ہوئی

کتاب ملنے کے پتے:

☆ اسلم فرشوری، 6-2-27 پلاٹ نمبر M-1/A سن سٹی، ڈاؤن، باسکونگر، حیدرآباد 500 086 آندھراپردیش، انڈیا۔فون: 9248197786 - 9949890428

☆ ادارۂ ادبیاتِ اردو، ایوانِ اردو، پنجہ گٹہ، حیدرآباد۔82 آندھراپردیش

☆ شعیب قمر فرشوری، 335 بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، دہلی۔110025 فون: 0989952599

☆ رحمانی ہاؤس، سوتھا اسٹریٹ، بدایوں، 243601 یو.پی. فون: 09219497922

☆ محمد سلمان فرشوری، 6516-Texana way-plano, TX. 75074 USA

Ph: 001 - 469 - 585 - 2104

انتساب

میری امی محترمہ نیاز بتول صاحبہ مرحومہ ومغفورہ

میرے باپو محترم الیاس حسین فرشوری زبیرؔ مرحوم ومغفور

اور

میرے چھوٹے بھائی محمد عارف فرشوری مرحوم ومغفور

کے نام

اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل وصدقے میں ان کی مغفرت فرمائے

اور

جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

اسلم فرشوری......

ﷺ

اے خدا دے رسولؐ کا صدقہ
دو نوں عالم کے پھول کا صدقہ
میرے دامن میں ڈال دیجے حضورؐ
اپنے قدموں کی دھول کا صدقہ
دو نواسوںؓ کے نام کی خیرات
اور زہرا بتولؓ کا صدقہ

فہرست

سلسلہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۔اسلم فرشوری کا نعتیہ کلام ایک مطالعہ۔ پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر	8
۲۔اسلم فرشوری کی نعتیہ شاعری۔۔۔ڈاکٹر فاروق شکیل	23
۳۔دل نعت رسولِ عربی کہنے کو بے چین۔۔میر کمال الدین علی خاں	29
۴۔فنِ نعت گوئی۔۔اور۔۔اسلم فرشوری۔۔۔پروفیسر انور معظم	31
۵۔عاشق مصطفےٰ اسلم فرشوری۔۔۔۔۔حضرتِ محب کوثر	32
۶۔عقیدت سے روشن نعتیہ شاعری۔۔۔اطیب اعجاز	34
۷۔دل سے.....۔۔۔۔اسلم فرشوری	40

حمد باریٔ تعالیٰ

۸۔آنکھ والا ہوا گر دیکھنے والا یارب	46
۹۔محفوظ رہے میرا گھرانہ مرے اللہ	48
۱۰۔تمام رات سکوں سے سُلانے والا وہ	50

نعتیں

۱۱۔نعت کہنے کے لئے دل میں عقیدت چاہئے	52
۱۲۔آپؐ نے بخشا شعورِ زندگی یا مصطفےٰ	53
۱۳۔سب لٹے پر نہ محمدؐ کا سہارا جائے	55
۱۴۔نظارہ غیر ممکن ہے بچشمِ سر محمدؐ کا	56
۱۵۔اللہ کے شہکار کے اذکار کی خوشبو	58
۱۶۔تمنا ہے مجھے لے جائے جب میری قضا آئے	60
۱۷۔جس کی نہیں مثال وہ شہکار ہیں حضورؐ	62
۱۸۔یہی سب کچھ ہے کہ ہو جائیں پیمبرؐ کے قریب	64
۱۹۔محبوبِ کبریا ہے وہ جنت کا پھول ہے	65
۲۰۔جیتے ہیں مشکلوں میں سدا مسکرا کے ہم	67

۲۱۔ جب بھی مجھ کو مدینے کا خیال آتا ہے	69
۲۲۔ بیمار اگر پہنچے اک بار مدینے میں	70
۲۳۔ کاش روضے کی دید ہو جائے	71
۲۴۔ عاشق نبی کا جو بھی اُن کا غلام ہے	73
۲۵۔ ہر درد کا درماں ہے نادان مدینے میں	75
۲۶۔ مجھ گنہگار کو کب غم کے بھنور میں رکھا	76
۲۷۔ جو نبی کا مرید ہو جائے	77
۲۸۔ کس کا کلمہ ہے مرے لب پہ وظیفہ کس کا	78
۲۹۔ مقدر ہے ہمارا شاہِ دیں کا راہبر ہونا	79
۳۰۔ ازل سے تا ابد رب کی عطا معلوم ہوتی ہے	80
۳۱۔ ہر اک مشکل میں میں نے صرف آقا کو پکارا ہے	82
۳۲۔ یارب مرے جیون کو مدینے کی ہوا دے	84
۳۳۔ جو نبی کا فقیر ہو جائے	85
۳۴۔ جشنِ میلاد جب منائیں گے	86
۳۵۔ جم گیا ہے مری آنکھوں میں جو نقشہ اُن کا	87
۳۶۔ ہے تمہارے پاس جتنا بھی خزینہ اور ہے	89
۳۷۔ ہمیں کیا خوف ہو روزِ جزا کا	90
۳۸۔ میری جانب سے شب و روز پیمبرؐ پہ درود	92
۳۹۔ ایک دو بار کیا ہر بار نظر آتے ہیں	94
۴۰۔ لکھنا ہے شعر نعت رسالت مآب کے	96
۴۱۔ سرکارؐ اگر در پہ بلائیں تو عجب کیا	97
۴۲۔ ہر طرف ہر دور میں ہے بول بالا آپ کا	98
۴۳۔ کیا بتاؤں مجھے کیا کیا ملا راحت کے لئے	101
۴۴۔ جس کے صدقے میں خدا دے دانا پانی وہ رسولؐ	102

۴۵۔ حوالے کر دی جب کشتی خدا کے 103
۴۶۔ پا کر شرف غلامی کا مسرور ہو گئے 105
۴۷۔ کیا بتائیں آپ کو ہم کیوں یہاں تک آ گئے 106
۴۸۔ حق کا عرفان ہے عرفانِ رسالت کیا ہے 108
۴۹۔ یہ زندگانی چلو اُنؐ کے نام کرتے ہیں 110
۵۰۔ ہے وہ بد قسمت کہ جو واقف نہیں سرکارؐ سے 111
۵۱۔ تھے ذرے مدینے کے نسبت سے روشن 112
۵۲۔ دنیا کا اور دین کا محور حضورؐ ہیں 114
۵۳۔ سانس پہلی جو لی تھی یہاں مصطفےٰؐ 116
۵۴۔ ذکر شہہِ ابرار ہی خامے سے رقم ہو 118
۵۵۔ جب خدا ہی جانے ہے کس کا سلسلہ کیا ہے 119
۵۶۔ نبیؐ کے در کے بفضلِ خدا فقیر ہیں ہم 122
۵۷۔ اُنؐ کے سوا کسی میں بڑائی نہیں کوئی 124
۵۸۔ معراجِ مصطفےٰ کا عجب فلسفہ ملا 125
۵۹۔ جب مدینے کی یاد آتی ہے 126
۶۰۔ آج کیجیے حضورؐ کی باتیں 127
۶۱۔ دینِ حق کا سرور رکھتا ہوں 129
۶۲۔ دو جہاں بنائے ہیں رب نے اُن کی صورت سے 131
۶۳۔ روبرو سنگِ حرم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ 132
۶۴۔ آقاؐ ہیں میرے اور مرے سرکارؐ ہیں حضورؐ 134
۶۵۔ لازم ہے پہلے دل میں عقیدت رسول کی 136
۶۶۔ پہنچا مدینہ ہو گئی جب حاضری مری 139
۶۷۔ کفر و باطل کا اثر ہو تو سنو نعت پڑھو 141
۶۸۔ سارے غم دل سے مٹا دیتا ہے سرکارؐ کا نام 142
نعتیہ ۔ قطعات

باسمہٖ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

اسلم فرشوری کا نعتیہ کلام : ایک مطالعہ

پروفیسر محمد عبد الحمید اکبر
صدر شعبۂ اُردو گلبرگہ یونیورسٹی۔ گلبرگہ شریف

اکیسویں صدی کے آغاز ہی سے یہ بات روشن ہوگئی ہے کہ ادبی طور پر یہ صدی نعت کی صدی ہوگی۔ اور آج یہ بات پورے وثوق ویقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ نعت ہر صنفِ سخن میں موجود ہے اور خود ایک مستقل صنف بن گئی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ موزوں طبع ہر شخص نعت کہنے کی کوشش کرتا ہے، مگر جو شاعر تقدیسی شاعری (یعنی حمد ونعت) ہی کو اپنا حوالہ بنالے وہ فیضان رسالت مآب سے اکتساب کر نے کے ساتھ ساتھ خالصتاً آمد ہی آمد کی کیفیت سے متصف ہوتا ہے اُسے تقلیدِ محض کافی نہیں بلکہ اُسے اوصافِ حمیدہ کے علاوہ وارداتِ قلبی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

عربی، فارسی اور اُردو میں بیشتر سرمایۂ نعت موجود ہے۔ ان سب کے یہاں، دربار رسالت مآب ﷺ کا بے حد ادب واحترام ملتا ہے۔ بلبلِ شیراز حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بقول:۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی ست

مرزا غالبؔ نے بھی کہا تھا کہ :

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

رومیِ دوراں علامہ اقبال بھی عظمت ورفعتِ رسول اکرم ﷺ میں کچھ اس طرح نغمہ سنج ہیں کہ :

دردلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است
آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است

امامِ نعت گویاں حضرتِ رضا بریلوی عرض گزار ہیں:

اللہ کی سرتا بہ قدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

اسلم فرشوری کا یہ نعتیہ کلام ایک گلدستۂ عقیدت ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس عقیدت کی معنوی اور پاکیزہ خوشبو سے معطر ومنور ہے۔ غالباً ان کا یہ پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔ اسلم فرشوری صاحب سے ہماری ملاقات کوئی بیس سال پہلے علامہ محبّ کوثر صاحب کے توسط سے گلبرگہ ہی میں ہوئی تھی۔ ویسے اسلم صاحب کی نظامت ونقابت کے چرچے ملک وبیرون ملک تک ہیں۔ مشاعروں کی نظامت میں انہیں کمال حاصل ہے۔ جہاں تک فن نظامت کا سوال ہے، یہ فن حد درجہ عرق ریزی اور محنتِ شاقہ کا متقاضی ہے۔ جو دراصل ناظم مشاعرہ کے اپنے گفتار وکردار کی شفافیت زبان وبیان

کی شیرینی سے اہل محفل کے دلوں کو جیتنے کا فن ہے۔ ناظم اجلاس جہاں عوام اور شعراء کے درمیان ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے وہیں شعرائے کرام اور عوام کے درمیان ایک پُل کا بھی کام کرتا ہے۔ کیونکہ اسٹیج پر ہم پہلے ،آپ پہلے جیسی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ ایسے میں سنبھلنا سنبھالنا ہی ایک نقیب یا ناظمِ اجلاس کا کمال ہوتا ہے۔ اس لئے کہ بے قراری و بے چینی کی یہ منزل بڑی صبر آزما اور ناظم مشاعرہ کی فکری وفنی شعور و سنجیدگی کا امتحان لیتی ہے جسے اچھا اور کامیاب نقیب مسکرا مسکرا کر نہایت خوبصورتی سے مشاعرہ کو کامیاب بنا دیتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ مائیک سے لائٹ تک کا سیٹ کرانا بھی ناظم کی ذمہ داری میں شامل ہو جاتا ہے۔ ان سب کے ساتھ ساتھ شاعر کو دعوتِ کلام دینے کے لئے ان کے حسبِ حال اشعار پیش کرنے پڑتے ہیں جن کی پیش کش میں سلاست و روانی کے ساتھ زبان و بیان میں شبنمیت اور جاذبیت بھی ہوتی ہے۔ مذکورہ تمام صفات کے حامل جنابِ اسلم فرشوری نعتیہ مشاعروں کی بھی کامیاب نظامت کرتے آرہے ہیں۔ موصوف آل انڈیا ریڈیو، دوردرشن۔ ای۔ ٹی۔ وی اُردو حیدرآباد میں بھی اپنی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ آں محترم نے دومرتبہ عالمی سطح پر حُسنِ قرأت کے مظاہرے سرزمین حیدرآباد دکن میں منعقد کروائے تھے اور مجھ بے بضاعت کو بھی اس مقدس مظاہرے میں عملی طور پر شریک رہنے کا اعزاز بخشا تھا۔ بہر کیف اسلم صاحب کی ہمہ پہلو شخصیت اپنے مختلف اور متنوع اوصاف کے باوصف نعتیہ کلام کہنے کی طرف متوجہ

ہوئے۔ ظاہر ہے اس کام میں جہاں ان کی بے پناہ عقیدت اور کیفیت عشقِ رسول کی کارفرمائی ہے وہیں نعتیہ مشاعروں میں فن نظامت وشعرائے کرام کے نعتیہ کلام کی حُسنِ سماعت، عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی صحبت فیض درجت پھر محبؔ کوثر جیسے شاعر کہنہ مشق کی محبت ورأفت بھی شامل ہے۔

اسلمؔ فرشوری کے یہاں نعت میں موضوعات کا تنوع ملتا ہے جو ان کے احساسات اور جذباتِ عقیدت کا سچا اظہار معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً، درود، سایۂ نبی، صحابۂ کرام اور اہل بیت اطہار، نور، میلادالنبی، معجزات، معراج، خوشبو، صبر ورضا، جنت، جمال نبی وغیرہ جیسے اور کئی موضوعات ان کے نعتیہ کلام میں ملتے ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں:

پڑھکر جو میں سوتا ہوں درودوں کا وظیفہ
آقا جو نظر خواب میں آئیں تو عجب کیا

آپ کا سایہ نہ تھا لیکن یہ عالم دیکھیے
سارا عالم ہے ازل سے زیر سایہ آپ کا

سوئے صدیق و عمر جانب عثمان و علی
ان کے ہر دوست پہ ہر خاصۂ داور پہ درود

نور سرکارؐ کی آنکھوں کا حسنؓ اور حسینؓ
نور ہے حُسن ہے شبیرؓ پہ شبرؓ پہ دَرود

کس واسطے حضور کا سایہ نہ پڑ سکا
اس واسطے کہ نور کا پیکر حضور ہیں
جشنِ میلاد جب منائیں گے
میرے آقاؐ ضرور آئیں گے
جب بھی بارہ ربیع الاول ہو
کیجے سب پھر حضور کی باتیں
ہر نبی نے کہا شب میں معراج کی
تم جہاں ہو وہاں ہم کہاں مصطفیٰ
اللہ کے شاہکار کے اذکار کی خوشبو
قرآن میں ہے احمدِ مختار کی خوشبو
حُسنِ کونین کا لگتا ہے اُتارا اُن کا
جب تصور میں شہ دیں کا جمال آتا ہے

محاورے، شعر و ادب میں زبان و بیان کا لطف دے جاتے ہیں۔ محاورہ کے لغوی معنیٰ تو گفتگو کرنا یا ہم کلام ہونے کے ہیں۔ لیکن اہلِ زبان کی اصطلاح میں دو یا دو سے زائد الفاظ کے اُس مجموعے کو ''محاورہ'' کہتے ہیں جو کسی مصدر سے مل کر بنا ہو لغوی یا حقیقی معنیٰ کے بجائے کسی دوسرے مجازی یا غیر حقیقی معنیٰ میں استعمال ہوا ہو۔ دیگر شعراء کی طرح اسلم فرشوری نے بھی اپنے نعتیہ کلام میں محاوروں کا

خوبصورت استعمال کیا ہے۔ مثالیں دیکھیے:

(۱) منہ سے پھول جھڑنا :

لکھنا ہے شعر نعتِ رسالت مآب کے
اب میرے منہ سے پھول جھڑیں گے گلاب کے

(۲) دل اُچھلنا:

دل اُچھل پڑتا ہے آنکھوں میں چمک آتی ہے
جیسے ہی روضے کے مینار نظر آتے ہیں

(۳) آنکھیں بچھانا :

وہ اگر آئیں تو رستے میں بچھا دوں آنکھیں
دیکھتی رہتی ہیں آنکھیں مری رستہ اُن کا

(۴) آنکھوں میں بسانا:

سرکار کی جالی پہ نگاہوں کو جما کر
آنکھوں میں بساؤں میں دیدار کی خوشبو

(۵) غم اُٹھانا

غم آپ کا ملا ہے مقدر کی بات ہے
ہر غم اٹھا رہے ہیں یہاں مسکرا کے ہم

دربار رسالت میں دوبارہ حاضری کی تمنا ہر عاشقِ رسول کو ہوتی ہے۔ نبی پاک کے دیدار کی تڑپ ہر مومن کے دل میں ہوتی ہے۔ انہی جذبات واحساسات کو

اسلم فرشوری کی نعتیہ شاعری میں یقینی طور پر نہایت سادگی کے ساتھ سیرت کے روشن پہلو بیان کر دیئے گئے ہیں جو دل کو چھو لیتے ہیں۔ کلام میں جدید سوچ اور بہتر تلازمات بھی ملتے ہیں جو انہیں عہدِ حاضر کے شاعر ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ شعر ملاحظہ ہوں :

آپ نے طیبہ بلایا تھا بہت عرصہ ہوا
مُنتظر ہوں کب ملے گا پھر بلاوا آپ کا

ہے یہ ہر مومن کی خواہش اور نبیوں کی بھی تھی
کاش مل جائے جو پَل بھر کو نظارہ آپ کا

سرکار کی جالی پہ نگاہوں کو جما کر
آنکھوں میں بساؤں گا میں دیدار کی خوشبو

سرکار نظر آئیں تو ہے موت بھی منظور
اسلم کو بھی مل جائے گی دیدار کی خوشبو

خواب ہی میں اگر مرے سرکارؐ
آپ کے رُخ کی دید ہو جائے

میں گنبدِ خضریٰ کے نظاروں میں نہاؤں
مالک، تو مرا گھر بھی مدینے میں بنا دے

مذہب امن و اماں کا ہے جو بانی وہ رسولؐ

بے کسوں کی جس نے کی ہے پاسبانی وہ رسول

یہ کیسا دور ہے سرکار بطحیٰ

کہ باطل کرتا ہے حق پر دھماکے

شاعری میں صنائع بدائع کا استعمال بھی شعری حسن کو بڑھاتا ہے۔ اسلم فرشوری کے نعتیہ سرمائے میں صنائع لفظی اور صنائع معنوی مثلاً : صنائع لفظی میں صنعت تجنیس، تکرار لفظی، صنعت اشتقاق تنسیق الصفات، جبکہ صنعت معنوی میں صنعتِ تلمیح، صنعتِ تضاد، رعایت لفظی وغیرہ کے اشعار دیکھے جاسکتے ہیں:

صنعتِ تجنیس : صنائع لفظی میں سب سے زیادہ اہمیت ''صنعتِ تجنیس'' کو حاصل ہے۔ یعنی کلام میں ایسے دو لفظ لانا جو تعداد، نقاط اور اعراب میں تو یکساں ہوں لیکن معنیٰ میں فرق ہو، تجنیس کی مختلف صورتیں ہیں۔ شاعر اگر ارادے کے ساتھ اس کا اہتمام کرے تو کلام کی دوسری خوبیاں متاثر ہو جاتی ہیں۔ شعرائے کرام نے زورِ فکر سے اس کی کئی ایک صورتیں پیدا کی ہیں لیکن تجنیس کی کوئی سی قسم ہو اس کا لطف تو جب ہے کہ شعر کی آمد آمد ہو آورد نہیں۔ تجنیس کی اقسام میں تجنیس تام سب سے زیادہ پسند کی جاتی ہے اور اس کو شاعر کی قادر الکلامی کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔ تجنیس تام کی مثالیں اسلم فرشوری کے یہاں دیکھے :

یوں تو خالق نے دیا ہر مہینے کو شرف

جس میں وہ پیدا ہوئے تھے وہ مہینہ اور ہے

مصرع اول میں مہینہ سال کے بارہ مہینوں میں کا ہر مہینہ مُراد ہے جبکہ

دوسرے مصرعے میں مہینہ سے مُرادصرف ماہِ میلادالنبی ﷺ ہے۔

آپ کا سایہ نہ تھا لیکن یہ عالم دیکھیے
سارا عالم ہے ازل سے زیر سایہ آپ کا

پہلے مصرع میں لفظ '' عالم '' حال اور کیفیت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے اور دوسرے مصرعے میں '' عالم '' کا لفظ کائنات کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

بیمار اگر پہنچے اک بار مدینے میں
بیمار نہیں رہتا بیمار مدینے میں

مذکورہ بالا شعر میں لفظ '' بیمار '' تین مرتبہ تینوں الگ الگ معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے۔ پہلا عام معنوں میں بیمار کا لفظ استعمال ہوا جس کا علاج ضروری ہے۔ دوسرا لفظ بیمار نہیں رہتا یعنی صحت مند کے معنیٰ میں اور تیسری بار لفظ بیمار، بیمارِ عشقِ نبی یعنی عاشقِ رسول کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

گھر میں کوچے میں شہر میں آپ کی میلاد سے
روشنی ہے روشنی ، ہے روشنی یا مصطفیٰ

اس شعر میں بھی روشنی (۱) سے مُراد گھر میں روشنی، روشنی (۲) سے کوچے کی روشنی

اور روشنی (۳) سے شہر کی روشنی مُراد ہیں۔ پھر لطف یہ کہ اس شعر میں لف ونشر مرتب جیسی صنعتِ معنوی بھی آگئی کہ پہلے مصرع میں گھر، کوچے، شہر اور آپ ﷺ کی میلاد کی ترتیب سے دوسرے مصرعے میں روشنی ہے روشنی، ہے روشنی یا مصطفیٰ کے الفاظ آگئے۔

صنعتِ اشتقاق سے مُرادصَوتی مادوں میں تبدیلی یا کمی بیشی سے معنوی ہم آہنگی رکھنے والے نئے الفاظ کی تشکیل دینا مثلاً مصدر ''کھیلنا'' سے کھیل، کھلاڑی اور کھلواڑ، اسم، دست سے دستہ اور دستی، صفت ''گرم'' سے گرمی، گرما اور گرمانا وغیرہ الفاظ کا اشتقاق کیا جا سکتا ہے۔ مختصراً یہ کہ کلام میں ایک اصل کے ہم معنیٰ الفاظ نظم کرنا۔ چنانچہ اسلمؔ فرشوری کو بھی اس کا شعور کس حد تک ہے، ان کے اشعار سے اندازہ قائم ہو جاتا ہے:

یہی سب کچھ ہے کہ ہو جائیں پیمبر کے <u>قریب</u>
تا کہ اس <u>قُرب</u> سے ہوں خالقِ اکبر کے قریب
خیالِ آخرت سے نعت کے اشعار لکھ رکھوں
مسافر کے لئے تو شرط ہے زادِ سفر ہونا
سرِ اقدس سے مِلا تاجِ شفاعت کو شرف
روز تا حشر سرِ شافعِ محشر پہ درود
چاند سورج ہم سے جل کر اور روشن ہو گئے
روشنی ہم کو ملی جب نور کی سرکار سے

صنائع معنوی جن کا بظاہر معنویت پر انحصار ہوتا ہے لیکن الفاظ کے بغیر معنوی صنعت کا وجود ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً صنعت تضاد، تلمیح، لف ونشر، رعایت لفظی وغیرہ معروف صنائع معنوی ہیں ہمارے نعت گوشاعر، اسلمؔ فرشوری کے کلام میں صنائع معنوی کی مثالیں ملاحظہ ہوں:

صنعتِ تضاد : ایسے دو الفاظ کا استعمال جو معنیٰ کے لحاظ سے متضاد و مخالف ہوں، ذیل میں چند اشعار دیکھے :

یہ اندھیرے پاس مرے آنہیں سکتے کبھی
میرے دِل میں ہے ازل سے جو اُجالا آپ کا
ذکرِ پاک رسول لازم ہے
پاس کی ہوں کہ دُور کی باتیں
عُقبیٰ سنوار لیتے ہیں رحمت کو پا کے ہم
دُنیا کو بھول جاتے ہیں طیبہ کو جا کے ہم
آپ ہی کا نام ہو لب پر مرے شام و سحر
یا محمد بس مجھے اتنی سی فرصت چاہیے

صنعتِ تلمیح : کلام میں کسی مشہور واقعہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرنے کو ''تلمیح'' کہتے ہیں۔ تلمیح کے الفاظ بظاہر مختصر ہوتے ہیں لیکن اس کے پیچھے وہ پورا قصہ ہوتا ہے، جس کی طرف شاعر اشارہ کرتا ہے۔ اس پورے قصے کو جانے بغیر نہ تو شعر کا مطلب بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ ہی شعر میں لائی گئی صنعت

تلمیح کا پورا پورا لطف اٹھایا جا سکتا ہے: تلمیحی اشعار بطورِ مثال پیش کئے جاتے ہیں :

نہ شاہی مسند و کم خواب پر وہ نیند آئے گی
علی سے پوچھ لو کیسا تھا وہ بستر محمد کا

ذکرِ معراج پہلے لازم ہے
پھر کرو کوہِ طور کی باتیں

دو ٹکڑے چاند ہوگیا، سورج پلٹ گیا
انگلی کے اک اشارے میں سارا نظام ہے

جب آئے عمر تو ارادہ الگ تھا
جو لوٹے تھے قرآں کی آیت سے روشن

رعایتِ لفظی : شعر میں ایک لفظ کی معنوی یا صوتی مناسبت سے دوسرا لفظ یا الفاظ نظم کرنا۔ متقدمین اس طرز کے شائق تھے لیکن بیدل، ناسخ، غالب، اقبال، انیس و دبیر سے اب تک جدید شعراء بھی اس کے رسیا نظر آتے ہیں۔ اسلم فرشوری کی شعری کائنات بھی اس خوبی سے خالی نہیں۔ چنانچہ اشعار دیکھیے کہ ان کے یہاں بھی رعایت لفظی کا کس طرح اہتمام ملتا ہے:

آسماں چاند ستارے ہوں کہ سورج سب کو
نورِ حق بانٹتے سرکار نظر آتے ہیں

زلفِ سرکار سے مہکی ہے فضائے کونین
شاہ کونین کے ہر موئے معنبر پہ درود

اُس میں ہے بوئے حجاز اُس میں حقیقت کی مہک
عطرِ گُل کچھ اور ہے شہ کا پسینہ اور ہے

اپنی آنکھوں میں جسم و جاں دل میں
شاہِ بطحیٰ کا نور رکھتا ہوں

صنائع و بدائع کے علاوہ اسلم فرشوری کا نعتیہ کلام، تشبیہات، استعارات، محاورات و مترادفات، سابقے، لاحقے، تکرار لفظی اور استفہامی لہجے وغیرہ جیسے شعری لوازم سے معمور ہے۔ کہیں کہیں زبان و بیان کی ناہمواریوں سے بھی سابقہ پڑتا ہے۔ نقش اول کے بعد نقش ثانی میں اس سے بہتر کی توقع رکھتے ہوئے شاعرِ موصوف کو ان کی اس کوشش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اسلم فرشوری کی نعتیں مختلف سالم اور مقصور و محذوف وغیرہ بحروں میں کہی گئی ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں :

(ا) بحرِ ہزج مثمن سالم :

ارکان : مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن (ہر شعر میں دو بار)

تمنا ہے مجھے لے جائے جب میری قضا آئے
مرے ہونٹوں پہ بس نامِ محمد کی صدا آئے

مقدر ہے ہمارا شاہِ دیں کا راہبر ہونا
اسے کہتے ہیں راہِ زندگی میں مقتدر ہونا

(۲) بحر متدارک مثمن سالم :

ارکان فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن (ہر شعر میں دو بار)

سانس پہلی جولی، تھے یہاں مصطفیٰ

روز اول سے دل میں نہاں مصطفیٰ

(۳) بحر متقارب مثمن سالم :

ارکان : فَعولن فَعولن فَعولن فَعولن (ہر شعر میں دو بار)

تھے ذرے مدینے کے ، نسبت سے روشن

ستارے ہوئے دیکھ حیرت سے روشن

(۴) بحر ہزج مسدس محذوف :

ارکان : مفاعی لن مفاعی لن فعولن ہر شعر میں دو بار

نہیں ممکن ہے کیا خیر البشر سے

اشارہ مل گیا ، شق القمر سے

(۵) بحر ہزج مثمن اُشتر :

ارکان : فاعلن مفاعی لن فاعلن مفاعی لن ہر شعر میں دو بار

یہ جہاں بنایا ہے رب نے اُن کی صورت سے

دو جہان روشن ہیں صرف اُن کی سیرت سے

(۶) بحر ہزج مثمن اخرب :

ارکان : مفعول مفاعی لن مفعول مفاعی لن ہر شعر میں دو بار

ہر درد کا درماں ہے نادان مدینے میں

ہوتی ہے ہر اک مشکل آسان مدینے میں

(۷) بحر رمل مثمن محذوف : یہ بحر اُردو میں کثیر الاستعمال ہے :

ارکان : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ہر شعر میں دو بار

آپ نے بخشا شعورِ زندگی یا مصطفیٰ

آپ کا احساں ہے روحِ بندگی یا مصطفیٰ

(۸) بحر رمل مثمن مقصور :

ارکان : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات ہر شعر میں دو بار

جس کے صدقے میں خدا دے داتا پانی وہ رسول
دونوں عالم میں ہے جس کی حکمرانی وہ رسول

(۹) بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف ومقطوع :

ارکان : فاعلاتن مفاعلن فعلن ہر شعر میں دو بار

جو نبی کا فقیر ہو جائے
دو جہاں میں امیر ہو جائے

(۱۰) بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف :

ارکان : مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن ہر شعر میں دو بار

جیتے ہیں مشکلوں میں سدا مسکرا کے ہم
عاشق جو ہیں غلامِ شہِ دو سرا کے ہم

جس کی نہیں مثال وہ شہکار ہیں حضورؐ
پیکر ہیں نوری ، نور کا گلزار ہیں حضورؐ

الغرض مجموعی طور پر اسلم فرشوری کے نعتیہ کلام کے مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے روایت سے استفادہ کرتے ہوئے عصر حاضر کے شعرائے کرام سے فکری وفنی اکتساب کیا ہے۔ ان کے یہاں اظہار میں عقیدت کی سچائی کے علاوہ اسلوبِ بیان میں روانی، شائستگی کا اہتمام بھی ملتا ہے۔ جو انہیں ایک نعت گو شاعر کہلانے کا مستحق بنا دیتا ہے۔

☆☆☆

اسلم فرشوری کی نعتیہ شاعری

ڈاکٹر فاروق شکیل

حیدرآباد

آدمی کی علمی استعداد جتنی ہوتی ہے اتنی ہی فکری استعداد ہوتی ہے جو کسب سے حاصل ہوتی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علمی استعداد آگہی کے آگے بے بس ہو جاتی ہے۔

علم سر کو جھکائے رہتا ہے☆ آگہی جب بھی بولتی ہے میاں

اسی طرح رسولِ خدا سرورِ کونین کی ثناء کے پھول بھی صدیوں سے کھلائے جا رہے ہیں اور دلوں کو مہکا رہے ہیں اور انسان اپنی فکری استعداد کے مطابق مدحتِ رسول کریم کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے یہ اور بات ہے کہ

صرف حق ہی سے حق ادا ہوا ہے۔ یوں تو بظاہر نعت سہ حرفی لفظ ہے جس کے لغوی معنیٰ تعریف وتوصیف کے ہیں اور ثناء خوانِ رسولؐ خدا اسی پیرائے میں رسولؐ خدا کی ذاتِ اقدس، سیرت مبارک اور اپنی محبتوں کے پھول پروتے ہیں شاعری میں حمد باری تعالیٰ کے بعد نعت چاند ہے تو دیگر اصنافِ سخن ستاروں کا جھرمٹ ہے دیگر اصنافِ سخن تو محنت اور ریاضت سے حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن نعتِ رسول کریم محبت اور عقیدت میں ڈوب کر کہی جاتی ہے لیکن احتیاط شرطِ لازم ہے قلم اور زبان ذرا بھی لڑکھڑائے تو ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ

باخدا دیوانہ باشد با محمدؐ ہوشیار

مشہور شاعر عرفیؔ نے بھی اپنے ایک شعر میں یوں خبردار کیا ہے۔

عرفیؔ مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است ☆ آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

یعنی اے عرفیؔ تیزی سے مت دوڑو کیونکہ یہ کوئی جنگل یا صحرا نہیں ہے بلکہ نعتِ رسولِ کریمؐ کا نازک راستہ ہے احتیاط سے سنبھل کر چلو یہاں تلوار کی دھار پر قدم رکھنا پڑتا ہے۔

نعت سرورِ کونین محبتوں اور عقیدتوں کے پھولوں کا معطر گلدستہ ہے جس

کی مہک سے جسم و جاں مہکنے لگتے ہیں کیوں کہ یہ اُن کی مدحت کا پیرایہ ہے جو تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں۔ جن کے وجود پاک سے دنیائے رنگ و بو کا وجود ہے۔ جن کے نقشِ قدم نے زمین کو اُجالا ہے۔ جن کے وجود پاک نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے وجود واحد کی نشاندہی کی ہے۔ توحید کی دولت سے بندوں کو مالا مال کیا ہے۔ انسان کو انسانیت کی معراج تک پہنچایا ہے۔ جو محبوبِ کبریا ہیں، افضل الانبیاءؑ ہیں، خاتم المرسلینؑ ہیں، شافع محشرؑ ہیں اور تمام کائنات کے سرورؑ ہیں جن کے مقام، مرتبے اور عظمت کو اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے نورانی صحیفے، قرآن پاک میں روشن کیا ہے کہ ۔

ا۔ رسولِ کریمؐ کی اطاعت ومحبت اللہ کی محبت کی نوید ہے (آل عمران ۔ ۳۱)

۲۔ رسولِ کریمؐ کی رضا اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا ہے (التوبہ ۔ ۶۲)

۳۔ رسولِ کریمؐ کا فضل اللہ تبارک تعالیٰ کا فضل ہے (التوبہ ۔ ۷۴)

۴۔ رسولِ کریمؐ کی بیعت اللہ تبارک تعالیٰ کی بیعت ہے (الفتح ۔ ۱۰)

۵۔ رسولِ کریمؐ کا انکار اللہ تبارک تعالیٰ کا انکار ہے (التوبہ ۔ ۵۴)

اسی طرح اور بھی کئی آیتوں میں سرکار کی عظمت بتائی گئی ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ کا مقام، مرتبہ اور عظمت کیا ہے۔ نعت لکھنے کی توفیق عشقِ رسولِ کریم ﷺ کی عطا ہوتی ہے۔ جس کو حبیبِ کبریا سے۔ جس

قدر عشق ہوتا ہے عطا بھی اُسی قدر ہوتی ہے۔ اسلم فرشوری کے اندر بھی جب عشق سرورِ کونین کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا تو عطاؤں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ فکر کے دریچے کھل گئے، نعتِ پاک کا نزول ہونے لگا قلم تھاما تو قرطاس پر مدحتِ سرکار اُترنے لگی اور محبت وعقیدت لفظوں میں ڈھلنے لگی اور پھر اسلم فرشوری بھی حضرت حسانؓ بن ثابت کے قبیلے میں شامل ہو گئے۔ سرکار کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام لکھوالیا اور بارگاہ رب العزت میں دعا کی۔

محبت اُن کی ہو اتنی دلِ اسلم میں یا اللہ ☆ کہ اسکے دل کی ہر دھڑکن سے نامِ مصطفےٰ آئے

عمر اتنی مختصر اور آپ کا ذکرِ طویل ☆ یا خدا ذکرِ نبی کو اور مدت چاہیئے

ان کی محبت ان کی دعاؤں کو ضرور تاثیر دلائے گی۔ اسلم فرشوری نے نعت میں اپنے اُسلوب کو نہایت عام فہم رکھا ہے تا کہ وہ راست ذہن میں اپنے تاثرات ثبت کرے۔ لہجے میں شائستگی نے اشعار، میں رس گھول دیا ہے، سلاست اور سادگی نے دل نشینی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔

آپ کو ہم سمجھ نہیں سکتے

بات اتنی سمجھ میں آئی ہے

نبی کی یاد نے آباد کر دیا دل کو ☆ فقیر بھی ہیں تو اپنی جگہ امیر ہیں ہم

ذکرِ آقاؐ کر رہا تھا اپنے گھر میں بیٹھ کر

اور فرشتے عرش سے میرے مکاں تک آ گئے

جنتی کیوں نہ ہو گا وہ انساں

جو نبیؐ کا مرید ہو جائے

یہ صوفی صابری چشتی نظامی قادری عارف

دیارِ ہند میں کیا خوب ہے لشکر محمدؐ کا

اسلم فرشوری کی نعتوں میں عشقِ رسولِ کریمؐ کا والہانہ پن بڑی عقیدت کے ساتھ نمو پذیر ہے جس نرم روی سے وہ نعتیہ سفر میں آگے بڑھ رہے ہیں وہ روشن منزل کا پتہ دیتا ہے۔ ان کے اشعار میں امان و وجدان کے جو چراغ جل رہے ہیں وہ ان کے اندر روشنی پھیلا رہے ہیں۔ دیارِ نبیؐ کی رحمتوں اور فضیلتوں سے ہر کوئی واقف ہے۔ ہر مسلم کی دیرینہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ کم از کم زندگی میں ایک بار مدینہ منورہ کی زیارت کرے کیوں کہ یہ وہ نورانی شہر ہے جس کے تعلق سے کہا گیا ہے ''یہ وہ شہر ہے جس کی ہواؤں نے محبوب کبریا کے رخساروں کا بوسہ لیا ہے اور ان کے لئے راحت کا سامان بنی ہیں۔ یہی وہ شہر ہے جس کے چاند نے ان کے جمال خلد نشان کو کہا ہے اور صحابہ کرام کی زندگی میں ایسی روشن راتیں آئیں جب ایک طرف آسمان پر چاند چمک رہا تھا اور دوسری طرف رسولِ کریمؐ کے رخساروں کی تابانی ان کے سامنے تھی اور اس تابانی نے چاند سے جیسے اس کی

چمک چھین لی''۔ اسلم فرشوری پر تقدیر اس قدر مہربان ہے کہ ان کو بار بار ارض مقدس سے بلاوا آتا ہے اور وہ سرکارؐ کی محبت میں سرشار خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے جاتے ہیں اور جب وہاں سے لوٹ آتے ہیں تو اپنے دامن میں رحمتیں اور برکتیں سمیٹ لاتے ہیں اور اس نورانی شہر کے تصور میں کھوئے ہوئے رہتے ہیں اپنی سانسوں میں رسولِ کریمؐ کی خوشبو بسا کر لوٹتے ہیں۔

طیبہ سے جو لوٹا تو میں خالی نہیں لوٹا
سانسوں میں بسالی شہِ ابرار کی خوشبو
لوگ تو روتے ہوئے لوٹ کے آئے ہیں مگر
انؐ کا دیوانہ مدینے سے نہال آتا ہے

ایسا لگتا ہے کہ اسلم فرشوری نے اپنے دل میں مدینے کو بسالیا ہے۔ سرورِ کونین سے ان کی محبت جب نعت میں تجسیم ہوتی ہے تو ان کے عشق کا والہانہ پن ظاہر ہو جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جادۂ رحمت کا یہ مسافر ایک دن ضرور اجالوں کی منزل پالے گا۔ مجھے امید ہے کہ اسلم فرشوری کی نوارنی سوغات عاشقانِ مصطفیؐ کے دلوں میں اپنی خوشبو بکھیر دے گی اور انھیں دعاؤں سے نوازے گی...

☆☆☆

دل نعتِ رسولِ عربیؐ کہنے کو بے چین ہے

میر کمال الدین علی خاں

حیدر آباد

حمد و ثناء رب ذوالجلال کے لئے جہاں سزاوار ہے وہاں نعتِ ہادیٔ مرسلاں ،فخر کون و مکاں ،رحمت للعالمین ،راحت العاشقین ، حضرت محمد مصطفٰے احمدِ مجتبیٰ ﷺ کے لئے مختص ہے۔یوں تو نعت گوئی کا سلسلہ ظاہری طور پر گزشتہ تقریباً پندرہ سو برس سے جاری ہے اور تا صبح قیامت برقرار رہے گا۔لیکن لاہور سے شائع شدہ ''ارمغانِ نعت'' کے مطابق حضور اکرم رحمت دوعالم ﷺ کی ظاہری ولادتِ باسعادت سے ہزاروں سال قبل حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی نعت کہی تھی جو اس مجموعہ ''ارمغانِ نعت'' میں موجود ہے۔اس کے علاوہ اس مجموعۂ نعت میں چاروں خلفائے راشدین کی کہی ہوئی نعتیں بھی ملتی ہیں۔دراصل فن نعت کے ذریعہ حضور سرورِ کائنات فخر موجودات ﷺ کی بارگاہ ذی وقار میں بصد عجز و احترام نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن مجید بھی ایک طرح کی نعت ہے۔چنانچہ اسلم فرشوری نے اپنے نعتیہ مجموعۂ کلام میں یوں عرض کیا ہے۔

اللہ کے شہکار کے اذکار کی خوشبو

قرآن میں ہے احمدِ مختار کی خوشبو

دراصل قرآن مجید کا ہر لفظ نعت ہی ہے جسے ہم نثری نعت بھی کہہ سکتے ہیں۔ نعت گوئی میں شاعر قلب مضطرب کے ساتھ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتا ہے۔ چنانچہ اسلم فرشوری نے بھی تحیر کے عالم میں زبان وقلم کے بجائے اپنے مضطرب و بیقرار قلب سے قرطاس پر نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

دل نعتِ رسولِ عربیؐ کہنے کو بے چین

عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

اسلم فرشوری کی شعری کائنات کا مبدا نعت گوئی ہے اور جو نعت گوئی کی سعادت حاصل کرتا ہے وہ یقیناً سرکارِ دو جہاں کے قدوم کے دھول کی قربت بھی حاصل کرتا ہے۔ کائنات کے کروڑوں نعت گوشعرا میں اسلم فرشوری کا شمار یقیناً اہلیانِ حیدرآباد کے لئے فخر کی بات ہے اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلم فرشوری کے فن نعت گوئی سے اکتساب فیض حاصل کریں تاکہ ہمارا بھی شمار گدائے افضل الانبیاء وسردار اولیاء ﷺ میں ہو سکے۔

اسلم فرشوری کی نعت گوئی

پروفیسر انور معظم

سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ عثمانیہ

اردو شاعری کی تمام اصناف میں نعت ایک ایسی صنف ہے جو علامات، استعاروں اور تلمیحات کا ایک اپنا نظام رکھتی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک ایسی عظیم ہستی پر مرکوز ہے جس سے محبت دنیا و آخرت میں نجات کا واحد وسیلہ ہے اور تیسری خاص بات یہ ہے کہ صنف حد درجہ ادب اور احترام طلب کرتی ہے۔

اسلم فرشوری نے اپنی نعت گوئی میں اِن تینوں باتوں کو ملحوظ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اُن کی جذباتی وابستگی اُن کے ہر شعر سے صاف جھلکتی ہے۔

یقین ہے کہ یہ نعتیں اسی محبت سے پڑھی جائیں گی جس محبت سے لکھی گئی ہیں۔

عاشقِ مصطفیٰ ﷺ اسلم فرشوری

محبؔ کوثر
گلبرگہ شریف

عکس و آواز کی دنیا کا شہنشاہ جس سے میں پچھلے چالیس سالوں سے واقف ہوں، جس کی نظامت میں برسوں سے مشاعرے پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ جس کی نعتیہ شاعری کا میں برسوں سے سامع اور قاری رہا ہوں۔ میرا بہت ہی عزیز ترین دوست ہے۔

اسلم فرشوری کی دنیا داری ایک طرف اور نعتیہ شاعری ایک طرف اسلم فرشوری نے نعتوں کے ذریعہ جو محبت اور عقیدت کا اظہار حضور اقدس ﷺ سے کیا ہے وہ واقعی ایک حقیقی عاشقِ رسول کا حق ہے، نعتیہ شاعری میں اسلم نے جگہ جگہ مدینے سے اپنی وابستگی اور اپنی حاضری بلکہ دوبارہ حاضری پر فخر سے سرشار ہو کر شعر کہے ہیں، بجا طور پر انہیں فخر کرنے کا حق حاصل ہے کیوں کہ سرکارؐ مدینہ کی خدمت میں بار بار حاضری دینے کا شرف انہیں حاصل ہو رہا ہے جو نہایت خوشی کی بات ہے۔ یہ شعر دیکھئے۔

دل اُچھل پڑتا ہے آنکھوں میں چمک آتی ہے
اُنؐ کے روضے کے جو مینار نظر آتے ہیں

میں گنبدِ خضرا کے نظاروں میں نہاؤں
مالک تو مرا گھر بھی مدینے میں بنا دے
سرکارؐ کی جالی پہ نگاہوں کو جما کر
آنکھوں میں بساؤں گا میں دیدار کی خوشبو

ان کے اس نعتیہ مجموعہ کلام کو پڑھنے کے بعد آپ بھی میری اس بات کے قائل ہو جائیں گے۔ کہ اسلم فرشوری جہاں عالمی سطح کے جانے پہچانے مشہور و مقبول ناظم مشاعرہ ہیں وہیں وہ ایک باکمال نعت گو شاعر بھی ہیں۔ ویسے انہوں نے اردو شاعری کی ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی مگر اُن کا نعتیہ کلام ایک سچے عاشق رسولؐ اور دیوانہ سرکارؐ ہونے کا بین ثبوت ہے۔ میری دعائیں اور نیک تمنائیں ہمیشہ کی طرح اُن کے ساتھ ہیں۔

عقیدت سے روشن نعتیہ اشعار

اطیبؔ اعجاز۔حیدرآباد

نعت شریف کا لکھنا پڑھنا، سننا، نعت شریف کی محفلوں کا انعقاد عمل میں لانا اور نعت شریف کی محفلیں سجانے والوں کا ساتھ دینا یہ سب باعث ثواب ہے۔سرکارِ دو عالم حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کی ثنا خوانی اُن کی خدمت اقدس میں نعتیہ اشعار پیش کرنا خوش نصیبی کی بات ہے، سچی محبت اور عقیدت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ سرکارؐ کی شان میں ثناخوانی کی جائے، کیوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ خود سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ ﷺ پر درودو سلام بھیجتا ہے۔

یوں تو شہر حیدرآباد میں آئے دن شعری مجموعے منظر عام پر آتے ہی جاتے ہیں لیکن ان میں نعتیہ مجموعے کم کم ہی نظر آتے ہیں۔حیدرآباد کے ممتاز نعت گو شاعر اسلم فرشوری کے نعتیہ مجموعہ کی اشاعت ایک خوش آئند بات ہے، عام فہم زبان میں عقیدت سے بھرپور نعتیہ اشعار اس مجموعہ میں شامل ہیں، اس کے علاوہ قطعات بھی عقیدت اور محبت کا نمونہ بنے ہوئے ہیں، ویسے اسلم فرشوری کی شخصیت اتنی ہر دل عزیز ہے کہ ان کو نعتیہ مشاعروں میں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے اور ان کے نعتیہ اشعار پر دل کھول کر داد دی جاتی ہے، پڑھنے کا انداز بھی خوب ہے، پوری عقیدت کے ساتھ اپنے جذبۂ محبت کا اظہار کرتے ہیں یہ پرواہ نہیں کرتے کہ کون کیا کہہ رہا ہے لیکن آقاؐ کی عقیدت میں ڈوب کر اشعار پڑھتے ہیں، بار بار مدینہ منورہ میں حاضری دینے کا

شرف انہیں حاصل ہے، اکثر مشاعروں کے سلسلہ میں اسلم فرشوری کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور سفر کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے میں نے محسوس کیا کہ حضور اقدس ﷺ کا نامِ نامی نہایت ادب واحترام سے لیتے ہیں اور نام سنتے ہی درود شریف پڑھنے لگ جاتے ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ مدینے منورہ سے بار بار بلاوا آتا ہے اور وہ بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ مدینے کے سفر پر نکل پڑتے ہیں۔ عقیدت سے بھرپور یہ قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

زباں کچھ کہہ نہیں سکتی قلم کچھ لکھ نہیں سکتا
ثنا ہر برگ پر تحریر ہے حضرت محمدؐ کی
اسے سر پر رکھیں آنکھوں میں مل لیں کیا کریں اسلم
ہمیں تو خاکِ پا اکسیر ہے حضرت محمدؐ کی

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے اخلاق و کردار اور اوصافِ حمیدہ کا قرآن مجید میں اور حدیثوں بار بار ذکر دکھائی دیتا ہے اسی کو بنیاد بنا کر عاشقانِ رسول اکرم ﷺ نعت کہنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اس امید پر کوشش کرتے ہیں کہ یہ ہدیۂ نعت بارگاہ اقدس ﷺ میں شرفِ قبولیت حاصل کرے۔

قصہ مختصر یہ کہ اسلم فرشوری نے اپنے نعتیہ کلام سے یہ بھی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ بعد از خدا کوئی ہے تو وہ صرف اور صرف حضور اکرم محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی ذات عالی ہے۔ اس کتاب میں شامل حمد باریٔ تعالیٰ کا مطالعہ کریں تو اس میں بھی حضورؐ سے محبت جھلکتی ہے۔ حمد باریٔ تعالیٰ کے یہ اشعار دیکھیں۔

فردوس تو مانگے ہے زمانہ مرے اللہ
طیبہ میں ملے مجھ کو ٹھکانہ مرے اللہ
قسمت سے ہو کعبے میں جو جانا مرے اللہ
مل جائے مجھے حج کا زمانہ مرے اللہ
لکھ دے مری قسمت میں ہو دیدارِ محمدؐ
عاشق ہوں ازل سے میں پرانا مرے اللہ

نعت شریف کہنے کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ عشق رسول ﷺ سے سرشار اسلم فرشوری کے نعتیہ اشعار پڑھنے سے قاری کے دل میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، دل جذبۂ عشقِ سرکارؐ سے معمور ہونے لگتا ہے، اسلم فرشوری اپنے نعتیہ مجموعہ کی اشاعت کروا رہے ہیں، جو قابل مبارک باد ہے، یوں بھی اسلم فرشوری کا حلقۂ احباب کافی وسیع ہے اس لحاظ سے ان کی کتابیں بہت دور دور تک بہت جلد پہنچ جائیں گی، عام فہم زبان میں یہ نعتیہ اشعار بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں۔

اللہ کے شہکار کے اذکار کی خوشبو
قرآن میں ہے احمدِ مختار کی خوشبو
ہر سمت سے آتی ہے جو سرکارؐ کی خوشبو
در اصل ہے آقاؐ کے یہ کردار کی خوشبو
نفرت کے اندھیروں کو مٹا کر شہہ دیں نے

پھیلائی ہے پھر چاروں طرف پیار کی خوشبو

سرکارِ دو عالم ﷺ کے اخلاق و کردار کا تذکرہ حدیثوں کے ذریعہ جو ہمارے سامنے آیا ہے اسے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر اعلیٰ و ارفع کردار کے حامل ہیں ہمارے حضورؐ، آج ضرورت اس بات کی ہے کہ حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقوں اور طرزِ زندگی پر سچے دل سے عمل کریں۔ یقیناً ہر مسئلہ کا حل قرآن میں موجود ہے اور مسائل کے حل تلاش کرنے کا طریقہ حضور اکرم ﷺ نے سکھلا دیا ہے، قرآن مجید سے اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے کہ حضور پُرنور ﷺ اچھی سچی اور معیاری زندگی گزارنے والوں کے لئے رہنما و رہبر ہیں، حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھ کر کامیاب ترین زندگی گزار سکتے ہیں۔ اسلمؔ فرشوری نے اپنی نعت شریف میں اس جانب اشارہ کیا ہے۔

جس کی نہیں مثال وہ شہکار ہیں حضورؐ
پیکر ہیں نوری نور کا گلزار ہیں حضورؐ
آقا ہیں میرے اور مرے سرکار ہیں حضورؐ
دونوں جہاں کے مالک و مختار ہیں حضورؐ
مالِ غنیمت آپؐ نے بانٹا رکھا نہ کچھ
حق ہے کہ آپ صاحبِ ایثار ہیں حضورؐ
صبر و رضا میں آپ کا معیار کیا کہوں
سچ ہے کہ آپ صاحبِ کردار ہیں حضورؐ

اسلم فرشوری کے نعتیہ مجموعہ میں عقیدہ کی پختگی جگہ جگہ جگمگا رہی ہے، حضورؐ سے عقیدت کے چراغ جگہ جگہ روشن روشن نظر آتے ہیں، والہانہ عقیدت اسلم فرشوری کا وصفِ خاص ہے،

جیتے ہیں مشکلوں میں سدا مسکرا کے ہم
عاشق جو ہیں غلام شہہ دوسرا کے ہم
عقبیٰ سنوار لیتے ہیں رحمت کو پا کے ہم
دنیا کو بھول جاتے ہیں طیبہ کو جا کے ہم
سر پر ہمارے رہتا ہے رحمت کا سائباں
نعتِ نبیؐ جو پڑھتے ہیں سر کو جھکا کے ہم

حضور اکرم ﷺ کی رہبری کی روشنی تو سب کے لئے ہے لیکن یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے کہ کون کتنی دور اور کتنی دیر اس روشنی کی رہبری میں چلتا ہے، رحمتِ عالمؐ کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں لیکن اس سایۂ رحمت میں داخلہ کی آرزو کس کے دل میں کتنی ہے یہ تو بس اللہ ہی جانتا ہے، تمام عالموں کے لئے حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، لیکن کس کس کو اس سایۂ رحمت سے استفادہ کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں گے یہ تو بس اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ لیکن آرزو تو ہم کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رحمتِ عالم کے سایۂ عاطفیت میں رہنے کا موقع نصیب فرمائے۔ چند نعتیہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

عاشق نبیؐ کا جو بھی ہے ان کا غلام ہے

ہر دور میں وہ قابل صد احترام ہے
اللہ کا کلام جو آقا کے نام ہے
اس پر عمل کرو گے تو دوزخ حرام ہے
ہر درد کا درماں ہے نادان مدینے میں
ہوتی ہے ہر اک مشکل آسان مدینے میں
سلطانوں کا رہتا ہے سلطان مدینے میں
ہے سارے زمانے کا ایوان مدینے میں
مقدر ہے ہمارا شاہِ دیںؐ کا راہبر ہونا
اسے کہتے ہیں راہِ زندگی میں مقتدر ہونا
بشر ہو کر رسولؐ اللہ کا خیرالبشر ہونا
خدائی بھر میں ہے نورِ خدا کا جلوہ گر ہونا
خیالِ آخرت سے نعت کے اشعار لکھ رکھوں
مسافر کے لئے تو شرط ہے زادِ سفر ہونا

آخر میں میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اسلم فرشوری کو کہ انہوں نے نعتیہ مجموعہ شائع کروا کر اپنی دیرینہ آرزو پوری کر لی، مجھے امید ہے کہ اس مجموعہ کو عاشقان رسولؐ پسند فرمائیں گے اور اسلم فرشوری کو دعاؤں سے نوازیں گے۔

دل سے...

اۓ میرے پاک پروردگارِ عالم، خالقِ کُل کائنات، مالکِ ہر دو جہاں، اے میرے ربِ عظیم، خداوندِ کریم، اۓ رزاق و رحیم، داورِ محشر، خالقِ اکبر، میری ہر سانس، ہر لمحہ تیرا ذکر کرتی ہے، تیرا شکر ہر آن میری نس نس ادا کرتی ہے، اۓ میرے مالک تیرا لاکھوں کروڑوں بار شکر کہ تُو نے مجھے امتِ محمدیہ ﷺ میں پیدا فرمایا، تیرا صدہا بار شکر کہ تُو نے مجھ جیسے کو اپنے حبیب حضرت محمد مصطفٰے احمدِ مجتبیٰ ﷺ کے عشق کے دامنِ بے پناہ میں بیٹھ کر مدح اور ثنا خوانی کے لئے زبان و قلم عطا فرمایا۔ میری فکر کے دامن کو وسعت عطا فرمائی، تب ہی تو جا کر یہ بندۂ ناچیز کچھ کہہ پایا۔ الحمد للہ

یہ مجھ پر میرے اللہ کا کرم ہے کہ میں ناچیز حقیر و فقیر بندۂ عاجز نعت گوئی کے اس مقدس اور عظیم فن سے وابستہ ہوا، یہ عنایت ہے مجھ پر آقائے نامدار، حضور اکرم، معلمِ اعظم، خاتم النبین، ختم المرسلین، رحمت للعالمین، شافع محشر، ساقیٔ کوثر، سرورِ کائنات، حضرت محمد مصطفٰے احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی کہ میں نعت گوئی کے اس مشکل ترین صنف سخن سے وابستہ ہوا۔ جو میری شاعری آغاز بھی ہے۔ ہر اہلِ زبان نے تسلیم کیا ہے کہ اُردو زبان و ادب کی تمام اصنافِ سخن میں جو مشکل ترین صنفِ سخن ہے وہ نعت گوئی ہے۔ کیوں کہ

اس میں ذرا سی بھی غلطی یا کوتاہی ساری زندگی کے تمام نیک اعمال کو پل بھر میں نیست و نابود کر دیتی ہے، اور اللہ کی ناراضگی اور قہر ہماری قسمت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

میرے آقائے کون و مکاں ﷺ سے قربت، آپ ﷺ کی مدحت اور پھر آلِ رسولؐ سے محبت اور الفت دراصل سنت رسول ﷺ کی چاہت ہے جو ہمیں سب کچھ عطا کر دیتی ہے، یہ عشق کا وہ اصول ہے جو ہمیں عشق محمدیؐ کے بنیادی اصولوں کی پابندی کا بھی درس دیتا ہے۔ حُبِ نبیؐ کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، ہماری ساری عقیدت ایک طرف اور عشق خداوندی کا پہلا مرحلہ عشقِ رسولِ اکرم ﷺ کی تکمیل لازمی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے مقام کی پہچان اُن کے مرتبۂ عالی کی شان اور اُن کے لائے پیغام کو پہنچانے کا کام ثنا خوانی ہے۔ اور یہ کام صدیوں سے ہی نہیں بلکہ آغاز دنیا سے جاری و ساری ہے۔ حضرت آدمؑ کا روح پاتے ہی کلمے کا پڑھنا پہلی نعت نہیں تھی کیوں کہ وہ تو خود پروردگارِ کائنات اُن پر درود کی شکل میں بھیجتا ہی رہتا ہے۔ ساتھ ہی وہ فرشتوں، ملائکہ، جن و بشر کو اس کی تلقین فرماتا ہے۔ تو یہ ہم سب بندگانِ خدا کے لئے آج زندگی کا اہم عمل بن چکا ہے۔

میرے آقاؐ فخر موجودات، سرورِ کائناتؐ سے محبت، وفا

داری، ایمان کی سرشاری، سنت پسندی، اور سب سے بڑھ کر توحید پرستی، ساتھ ہی آلِ رسول ﷺ سے محبت، صحابہ اکرامؓ سے چاہت، اور ساتھ ہی احساسِ عظمتِ اولیاء اکرامؒ، مدحت و ثنا خوانی کے وہ بنیاذی و لازمی عنصر ہیں جس کے بغیر نعتیہ شاعری کا میزان مکمل نہیں ہو پاتا، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جو اُس نے اس عمل میں مجھ پر جو کرم کیا اُس کے باعث یہ مجموعہ نعت آپ کے روبرو میں پیش کرنے کے قابل ہوسکا۔

میرے اس مجموعہ نعت کی اشاعت میں یقیناً میری والدہ محترمہ اور والدِ محترم کی دعائیں شامل ہیں۔ جنھوں نے آغاز عمر ہی سے ہم سب بہن بھائیوں کو عشقِ محمدی ﷺ کا پہلا سبق سکھایا تھا جو بنیاد بن سکا۔ میں اپنے پھوپا جو میرے ذوقِ شاعری کو پروان چڑھانے والے کرم فرما حضرت علامہ حیرت بدایونی صاحب قبلہ علیہ رحمہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور میں اُس ابتدائی حوصلہ افزائی کی انگلی تھام کر یہاں تک آپہنچا۔

میں دل سے ممنون ہوں اپنے تمام احباب وادب دوستوں کا کہ جو میرے لئے ہمیشہ سرپرست و رہنما رہے ہیں، جن میں خاص کر میرے بزرگ دوست حضرت محبّ کوثر، ہمیشہ قدم قدم پر میرے ساتھ رہے ہیں اور

آج بھی ہیں، حضرت ممتاز راشد نے گونا گوں مصروفیات کے باوجود میری ہر بات توجہ سے سنی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ یہاں مجھے یاد آرہے ہیں میرے مرحوم دوست مسعود عابد جو ہمیشہ میرے شانہ بہ شانہ ادبی خدمات کے جذبے کے ساتھ شعر و ادب کی ہر محفل میں آگے آگے رہا کرتے تھے۔ اللہ اُن کی مغفرت فرمائے (آمین)۔ میں شکر گزار ہوں حضرت شاد شیخو پوری کا اُن کی ادبی رہنمائی اور سرپرستی کے لئے، میں تہہ دل سے اپنے اُن تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو دامے، درمے سخنے، میرے ہم رکاب رہے ہیں۔

میرے اس نعتیہ مجموعہ کی اشاعت میں جن کا قلمی تعاون میرے ساتھ رہا اور جنھوں نے اس کے تعلق سے اپنے تاثرات کا تحریری اظہار کیا ہے میں دل کی عمیق گہرائیوں سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پروفیسر عبدالحمید اکبر صاحب صدر شعبۂ اردو، فارسی و عربی گلبرگہ یونیورسٹی نے اپنی بے پناہ تعلیمی و علمی مصروفیات میں سے وقت نکال کر جس تفصیل اور توجہ سے میری نعتیہ شاعری اور اُس کے نشیب و فراز پر اپنی تجزیاتی سوچ و فکر کا اظہار کیا ہے۔ اُس کے لئے میں ہمیشہ اُن کا شکر گزار رہوں گا۔

میں جس شخصیت کا خاص طور پر شکریہ بھی ادا کروں تو یہ کم ہوگا کیوں

کہ میرے اس نعتیہ مجموعہ کی اشاعت کے سلسلہ میں ابتداء سے اُن کا تعاون اس طرح شامل رہا ہے کہ میں بغیر اُن کے اس نعتیہ مجموعہ کی اشاعت کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ وہ ہیں میرے دوست، کرم فرما، بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر اور ادیب ڈاکٹر فاروق شکیل، جانشینِ حضرتِ نظیر علی عدیل، جو دکن کے ممتاز استادِ سخن ہیں، اس مجموعہ کی تصحیح اور تزئین کی برقراری ڈاکٹر فاروق شکیل کی محنتوں اور مشوروں کا نتیجہ ہے۔ جس کے لئے میں دل سے اُن کا ممنون ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر انور معظم سابق صدر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز جامعہ عثمانیہ، کرناٹک کے استاد الشعراء حضرت محبّ کوثر اور صاحبزادہ میر کمال الدین علی خاں سکریٹری مولانا آزاد اورینٹل ریسرچ انسٹیٹیوٹ حیدرآباد، کی تحریروں کو پڑھ کر میں صرف شکریہ ہی ادا نہیں کرنا چاہتا بلکہ ہمیشہ کے لئے اُن کا مدح ہو چکا ہوں۔

جس شخصیت کا میں خاص طور پر یہاں ذکر کرنا چاہوں گا وہ مجھے چھوٹے بھائی کی طرح عزیز بھی ہے اور وہ خود مجھے بڑے بھائی کی طرح بہت چاہتا بھی ہے۔ اس لئے یہاں اُس کا شکریہ ادا کرکے میں اس پیار بھرے پُر خلوص تعلق کو رسمی شکریہ کا حصہ نہیں بنانا چاہتا کیوں کہ اطیبؔ اعجاز

مجھے جواب میں ہمیشہ کی طرح یہ کہہ دے گا کیا اسلم بھائی آپ میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کا اپنا ہوں۔ اور یہی اطیب اعجاز کا اپنا پن اُس کا خصوصی اعجاز ہے۔ اطیب کو میں پچھلے اٹھائیس تیس سالوں سے جانتا ہوں تب سے جب وہ پہلی بار ریڈیو اسٹیشن پر مجھ سے ملنے آیا تھا اور جب اُس کے چہرے پر مونچھ کی ہلکی سی لکیر نمودار ہو رہی تھی۔ ایک اچھا شاعر، ایک اچھا دوست، اور صاف گو انسان، اطیب اعجاز مجھے اسی لئے بھی پسند ہے کہ اُس نے میرے اس نعتیہ مجموعہ کی اشاعت اور کمپوزنگ کو عملی جامہ عطا کیا، اور ساتھ ہی ساتھ اس نعتیہ مجموعہ پر تبصرہ بھی تحریر کیا ہے۔

میرے جگر گوشوں امان فرشوری، فراز فرشوری، سلمان فرشوری، ارمان فرشوری اور میری اکلوتی قرۃ العین نبیلہ عمران سید نے اس مجموعہ کی اشاعت میں میرے ساتھ ہر طرح کا عملی تعاون کیا ہے۔ اُن سب کے لئے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ کے صدقے میں میری اولاد کے اور ان کے بچوں کے آج اور کل، دین اور دنیا میں روشن کر دے۔ (آمین)

اسلم فرشوری

حمد باری تعالیٰ

آنکھ والا ہو اگر دیکھنے والا یا رب
ہر طرف ہے تری قدرت کا نظارا یارب

سارے عالم کا ہے تو پالنے والا یارب
ہر سہارے کا ہے بس تو ہی سہارا یارب

تیرے محبوبؐ کا ملتا ہے جو صدقہ یارب
تیرے بندوں کا اسی پر ہے گزارا یارب

تو نے قرآن جو آقاؐ پہ اتارا یا رب
وہ صحیفہ ہے ہدایت کا صحیفہ یا رب

ایک اک لفظ میں قرآں کے اجالا یارب
آیتیں جس کی ہیں حکمت کا خزانہ یارب

میری ہر سانس تیرا شکر ادا کرتی ہے
نعمتوں سے جو مجھے تو نے نوازا یارب

صرف مکہ یا مدینہ نہیں خود بھارت میں
''ہر طرف ہے تری وحدت کا اجالا یارب''

چاند سورج کبھی روشن نہیں ہوتے خود سے
گر تیرے نور کا ملتا نہیں صدقہ یا رب

تو نے بھیجا ہے ہمارے لئے اک ایسا نبیؐ
روزِ اول سے جو محبوب ہے تیرا یا رب

تیرا وعدہ ہے کہ محشر میں وہ شافع ہوں گے
تیرا فرمان ہے مضبوط دِلاسہ یا رب

تیرے ہر نام میں تاثیر بھری ہوتی ہے
تیرا ہر نام دعاؤں کا وسیلہ یا رب

ہٹ گئی سامنے سے سر کو جھکا کر مشکل
تجھ کو مشکل میں جو اسلمؔ نے پکارا یارب

حمد باریٔ تعالیٰ

محفوظ رہے میرا گھرانہ مرے اللہ
آفت سے بلاؤں سے بچانا مرے اللہ

فردوس تو مانگے ہے زمانہ مرے اللہ
طیبہ میں ملے مجھ کو ٹھکانہ مرے اللہ

قسمت سے ہو کعبے میں جو جانا مرے اللہ
مل جائے مجھے حج کا زمانہ مرے اللہ

لکھ دے مری قسمت میں ہو دیدارِ محمدؐ
عاشق ہوں ازل سے میں پرانا مرے اللہ

میں نعت کا شاعر ہوں تمنا ہے یہ میری
سرکارؐ کہیں اپنا دیوانہ مرے اللہ

سر میرا جھکے صرف عبادت ہی میں تیری
مقبول ہو سر میرا جھکانا مرے اللہ

دامن کو میرے بھر دیا ہر چیز دی مجھ کو
گھر میرا ہے خوشیوں کا گھرانہ مرے اللہ

بس اتنا کرم کر مرے مولا مجھے اکثر
طیبہؐ میں ملے بارہا جانا مرے اللہ

امی مری، باپو مرے، عارف ہیں ترے پاس
دے اُن کو تُو جنت میں ٹھکانہ مرے اللہ

سب جانتا ہے تجھ کو پتہ ہے مری خواہش
کلمہ پڑھوں تو جگ سے اٹھانا مرے اللہ

قرآں کو جو ہم بھولے ہیں اس واسطے شاید
ہم پر ہے زمانے کا نشانہ مرے اللہ

دکھ درد و الم، رنج و ستم، ظلم و ظالم
منظر سے یہ منظر تُو ہٹانا مرے اللہ

ہے تیرا کرم تیرا دیا کھاتا ہے اسلمؔ
اُس کو کبھی بھوکا نہ سُلانا مرے اللہ

حمد باریٔ تعالیٰ

تمام رات سکوں سے سُلانے والا وہ
سویرے پہلی کرن پر جگانے والا وہ

اندھیری رات کو روشن بنانے والا وہ
کرم سے اپنے ہی سورج اُگانے والا وہ

بغیر پر ہمیں پرواز کی بھی طاقت دی
بلندیوں پہ ہمیں بھی اُڑانے والا وہ

چلے ہیں جس پہ سبھی نیک اور پیارے لوگ
اک ایسی راہ پہ ہم کو چلانے والا وہ

حبیبؐ پاک کی امت میں پیدا کر کے ہمیں
سزا سے روزِ قیامت بچانے والا وہ

یہ صرف اُس کا کرم ہے جو ایک گلشن میں
طرح طرح کے گلوں کو کھلانے والا وہ

ہے تابع دار سبھی اُس کے، دور اُس کا غلام
ازل سے تا بہ قیامت زمانے والا وہ

وہ گر نہ چاہے تو ہوتا نہیں کبھی کچھ بھی
بدی کی راہ سے ہم کو بچانے والا وہ

فلک پہ چاند ستاروں کو روشنی دے کر
سکوتِ شب کو اجاگر بنانے والا وہ

جو بحر و بر کی ہر اک زندگی کا خالق ہے
نظامِ شمس و قمر کا چلانے والا وہ

یہ مجھ پہ خاص عنایت ہے اس کی جو اسلم
ہے ماں سی باپ سی دولت دلانے والا وہ

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

نعت کہنے کے لئے دل میں عقیدت چاہیے
اور پھر سرکار کی چشمِ عنایت چاہیے

قربت حق کے لئے آقاؐ کی نسبت چاہیے
ان کی نسبت ہی سے طیبہ کی مسافت چاہیے

گر غریبوں بے کسوں میں آپ رہتے ہوں تو پھر
میرے آقا زیست کو ویسی ہی غربت چاہیے

آپ ہی کا نام ہو لب پر مرے شام و سحر
یا محمدؐ بس مجھے اتنی سی فرصت چاہیے

جس بلندی پر پہنچ کر آپ کا دیدار ہو
سیرت و کردار میں کچھ ایسی رفعت چاہیے

عمر اتنی مختصر اور آپ کا ذکرِ طویل
یا خدا ذکرِ نبیؐ کو اور مدت چاہیے

دل یہ کہتا ہے کہ اسلمؔ طیبہ جا کر بس رہو
بس میں آقاؐ کے ہے بس ان کی اجازت چاہیے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

آپ نے بخشا شعورِ زندگی یا مصطفےٰ
آپ کا احساں ہے روح بندگی یا مصطفےٰ

آپ کو میں نے بشر سمجھا تھا اوروں کی طرح
اصل میں تھی یہ مری کم مائیگی یا مصطفےٰ

زیست کی جو آخری منزل ہے ہم کو اُس تلک
رہنمائی آپ کی پہنچائے گی یا مصطفےٰ

روزِ محشر حق کے آگے آپ ہوں میرے وکیل
ورنہ ہو گی واں مجھے شرمندگی یا مصطفےٰ

نور کا سیلاب آیا آپ کیا آئے کہ بس
منہ چھپائے پھر رہی ہے تیرگی یا مصطفےٰ

زندگی کی تیز اور ظالم ہواؤں کے خلاف
جل رہا ہے یہ چراغ زندگی یا مصطفےٰ

اسلمؔ فرشوری

تشنہ کامی نے ہمیں بے روح کر رکھا تھا پر
ختم کی قرآن نے تشنہ لبی یا مصطفےٰؐ

نعت گوئی حشر میں یوں ہو گی میری رہنما
روزِ محشر آپ تک لے جائے گی یا مصطفےٰؐ

شہر میں، کوچے میں گھر میں آپ کے میلاد سے
روشنی ہے، روشنی ہے، روشنی یا مصطفےٰؐ

دل مدینے میں دکن میں جسم یہ جینا ہے کیا
یہ بھی کوئی زندگی ہے ،زندگی یا مصطفےٰؐ

ہے دعا اللہ سے کٹ جائے ایسے ہی سدا
آپ کی مدحت میں میری زندگی یا مصطفےٰؐ

آپ پر پڑھ کر درود اور بھیج کر اپنا سلام
میں نے کی محسوس کیسی نغمگی یا مصطفےٰؐ

آپ اسلمؔ کو بلالیں دور کر کے دوریاں
ورنہ اس کی زندگی کیا زندگی یا مصطفےٰؐ

ﷺ

سب لٹے پر نہ محمد کا سہارا جائے
وہی مختار ہیں بس اُن کو پکارا جائے

بگڑی تقدیر کو اس طرح سنوارا جائے
ان کی یادوں میں ہر اک لمحہ گذارا جائے

میرا ایماں ہے کہیں گے درِ جنت پہ نبیؐ
در سے ہٹ جاؤ کہ پہلے مرا پیارا جائے

آج کی رات برسنے کو ہے رحمت اُن کی
عاصیو دامنِ امید پسارا جائے

خوش نصیبوں کو سنا ہے کہ بلاتے ہیں نبیؐ
کاش اسلمؔ کا بھی اب نام پکارا جائے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

نظارہ غیر ممکن ہے بہ چشمِ سر محمدؐ کا
تجلی گاہِ حق ہے چہرۂ انور محمدؐ کا

مقام ایسا رکھا اللہ نے برتر محمدؐ کا
شہنشاہوں سے بڑھ کر ہے گدائے در محمدؐ کا

یہ صوفی، صابری، چشتی، نظامی، قادری، عارف
دیارِ ہند میں کیا خوب ہے لشکر محمدؐ کا

نہ شاہی مسند و کمخواب پر وہ نیند آئے گی
علی سے پوچھ لو کیسا تھا وہ بستر محمدؐ کا

زمیں سے آسمانوں تک اجالا ہی اجالا تھا
خدا جب منتظر تھا عرشِ اعلی پر محمدؐ کا

خطائے حضرت آدم معاف اللہ نے کی تھی
دعا آدم نے کی جب واسطہ دے کر محمدؐ کا

کہیں جنت خود اپنے آپ پر نازاں نہ ہو جائے
بنایا حق نے طیبہ میں تبھی تو گھر محمدؐ کا

بھلا مخلوق سے کیا ہو گی مدحت سرورِ دیں کی
ثناخواں جب کے خود ہے خالق اکبر محمدؐ کا

وہ پتھر تھا مگر فیضان ہے یہ میرے آقا کا
بنا اسود وہ پتھر لمس کو پا کر محمدؐ کا

سمجھ حیران، گم صم ہے نظر ساکت، زباں بے بس
بھلا کیا کر سکیں گے ہم بیاں پیکر محمدؐ کا

ہزاروں مدح گو حسانؓ سے تا حال ہیں اسلمؔ
ثناخواں پہلا خود ہے مالک برتر محمدؐ کا

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

اللہ کے شہکار کے اذکار کی خوشبو
قرآن میں ہے احمدِ مختار کی خوشبو

ہر سمت سے آتی ہے جو سرکارؐ کی خوشبو
در اصل ہے آقاؐ کے یہ کردار کی خوشبو

اشعار میں شامل ہے جو سرکارؐ کی خوشبو
تا حشر رہے گی مرے اشعار کی خوشبو

نفرت کے اندھیروں کو مٹا کر شہہ دیںؐ نے
پھیلائی ہے پھر چاروں طرف پیار کی خوشبو

سرکارؐ کی جالی پہ نگاہوں کو جما کر
آنکھوں میں بساؤں گا میں دیدار کی خوشبو

طیبہ سے جو لوٹا تو میں خالی نہیں لوٹا
سانسوں میں بسالی شہہؐ ابرار کی خوشبو

ویسے تو ہر اک سے تھی محبت اُنھیںؐ لیکن
سرکارؐ کو بھاتی تھی بہت چار کی خوشبو

پہنچے جو مدینہ تو یہ روشن ہوا ہم پر
ہر ذرے میں ہے پیکرِ انوار کی خوشبو

سرکارؐ نظر آئیں تو ہے موت بھی منظور
اسلمؔ کو بھی مل جائے گی دیدار کی خوشبو

ﷺ

تمنا ہے مجھے لے جانے جب میری قضا آئے
مرے ہونٹوں پہ بس نامِ محمدؐ کی صدا آئے

مرے آقا مرے مولا مرے مشکل کشا آئے
وہ دیکھو رحمتِ عالم محمدؐ مصطفٰے آئے

مٹایا جس نے دنیا سے جہالت کے اندھیروں کو
اُجالا علم کا لے کر وہ نورِ کبریا آئے

بنا کر رحمت للعالمیں بھیجا یہاں اُنؐ کو
لٹانے رحمتیں ہم پر حبیبِ کبریا آئے

زمیں تا آسماں تھا کہکشانی راستہ سارا
جو ملنے حق سے محبوبِ خدا صل علیٰ آئے

خدا سے کون واقف تھا بھٹکتے پھر رہے تھے سب
وجودِ حق کو سمجھانے رسولِ حق نُما آئے

اُنھیں محشر میں دیکھیں گے خوشی سے ہم پکاریں گے
وہ آئے دیکھو آئے شافعِ روزِ جزا آئے

جُھکا باطل کا سر اور شر پہ لرزا ہو گیا طاری
سراپا خیر بن کر جب یہاں خیر الوریٰ آئے

محبت اُن کی ہو اتنی دلِ اسلم میں یا اللہ
کہ اُس کے دل کی ہر دھڑکن سے نامِ مصطفےٰ آئے

ﷺ

جس کی نہیں مثال وہ شہکار ہیں حضورؐ
پیکر ہیں نوری نور کا گلزار ہیں حضورؐ

ہم دشمنوں سے برسرِ پیکار ہیں حضورؐ
مشکل میں ہیں مدد کے طلبگار ہیں حضورؐ

آقا ہیں میرے اور مرے سرکارؐ ہیں حضورؐ
دونوں جہاں کے مالک و مختار ہیں حضورؐ

مالِ غنیمت آپؐ نے بانٹا رکھا نہ کچھ
حق ہے کہ آپ صاحبِ ایثار ہیں حضورؐ

صبر و رضا میں آپ کا معیار کیا کہوں
سچ ہے کہ آپ صاحبِ کردار ہیں حضورؐ

طیبہ میں دل ہے جسم ہمارا مگر یہاں
یوں دُور رہ کے جینے سے بیزار ہیں حضورؐ

دنیا میں آکے کر دیا ظلمت کا خاتمہ
عکسِ خدا ہیں مخزنِ انوار ہیں حضورؐ

جنت میں کیوں نہ جائے گا امت کا قافلہ
ہر امتی کے قافلہ سالار ہیں حضورؐ

دنیا پرست لوگوں سے مطلب نہیں مجھے
میرے لئے تو آپؐ ہی سنسار ہیں حضورؐ

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں وہ عثمانؓ یا علیؓ
قربت سے فیض یاب یہی چار ہیں حضورؐ

بخشش کے واسطے انھیں کر لیجئے قبول
اسلمؔ کے پاس نعت کے اشعار ہیں حضورؐ

ﷺ

یہی سب کچھ ہے کہ ہو جائیں پیمبر کے قریب
تا کہ اس قرب سے ہوں خالقِ اکبر کے قریب

یہ خدا جانے کہ کیا کیا نظر آتا ہے اُسے
نگہِ شوق ہو جب روضۂ انور کے قریب

اس لطافت کی بتادے کوئی دنیا میں مثال
کہ مگس آنہ سکی جسمِ معطر کے قریب

تجربہ کہتا ہے جس گھر میں ہوا ذکر نبیؐ
آفتیں آہی نہ پائیں کبھی اُس گھر کے قریب

دور سے دیکھ کے گھٹتا رہا ماہِ کامل
آج تک آ نہ سکا روئے منور کے قریب

کیا عجب حشر میں ہو جائے یہ اسلمؔ بھی طلب
نعت پڑھنے کے لئے کرسیٔ سرورؐ کے قریب

ﷺ

محبوب کبریا ہے وہ جنت کا پھول ہے
میرا رسولؐ سارے جہاں کا رسولؐ ہے

اقصیٰ میں سب کو ان کی امامت قبول ہے
نبیوں میں سب سے اعلیٰ ہمارا رسولؐ ہے

راہِ رسولؐ پاک سے ہٹنا نہیں قبول
دنیا مجھے جو چاہے سزا دے قبول ہے

جنت تمہاری خدمت شوہر میں ہے نہاں
اے عورتو سنو یہ پیامِ بتولؓ ہے

اے مومنوں تمہارا بھی ویسا اصول ہو
خلفائے راشدین کا جیسا اصول ہے

کہتے ہیں جسکو کہکشاں سارے جہاں کے لوگ
میرے رسولِؐ پاک کے قدموں کی دھول ہے

اہلِ قلم محاسبہ ہر گز نہ کرسکے
ذکر حبیب کبریا اس درجہ طول ہے

ہو کاش ایک شعر بھی مقبولِ کبریا
تو نعت پاک کی مری محنت وصول ہے

منکر ہے جو بھی محفلِ میلادِ پاک کا
انسان وہ گلاب نہیں ہے ببول ہے

پڑھتا ہوں میں درود شب و روز اس لئے
میرا عمل یہ میرے نبیؐ کو قبول ہے

جو کوئی اپنے جیسا بشر کہتا ہے انھیں
اس شخص کا یہ خبط ہے یہ اس کی بھول ہے

اُس شخص کو خرید نہ پائیں گے اہل زر
دامن میں جن کے آپ کے قدموں کی دھول ہے

اسلَم میں لکھ رہا ہوں جو نعت رسولِؐ پاک
اشعار کا خدا کی طرف سے نزول ہے

ﷺ

جیتے ہیں مشکلوں میں سدا مسکرا کے ہم
عاشق جو ہیں غلام شہہ دوسراؐ کے ہم

عقبیٰ سنوار لیتے ہیں رحمت کو پا کے ہم
دنیا کو بھول جاتے ہیں طیبہ کو جا کے ہم

کیا جانے کب گذر ہو یہاں پر حضورؐ کا
رکھیں گے اپنی آنکھیں ہمیشہ بچھا کے ہم

سر پر ہمارے رہتا ہے رحمت کا سائباں
نعتِ نبیؐ جو پڑھتے ہیں سر کو جھکا کے ہم

طیبہ سے جب بھی آتی ہے مہکی ہوئی ہوا
ہونٹوں کو چوم لیتے ہیں باد صبا کے ہم

اسلمؔ فرشوری

دنیا کے مال و زر سے نہیں کچھ غرض ہمیں
خوش ہو رہے ہیں دولتِ دیدار پا کے ہم

سورج جب آئے گا سوا نیزے پہ حشر میں
کملی میں اُن ہی کی بیٹھیں گے خود کو چھپا کے ہم

غم آپ کا ملا ہے مقدر کی بات ہے
ہر غم اُٹھا رہے ہیں یہاں مسکرا کے ہم

قسمت سے اُن کے نقشِ کفِ پا ملیں اگر
اسلمؔ رکھیں گے پلکوں پہ اپنی سجا کے ہم

ﷺ

جب کبھی مجھ کو مدینے کا خیال آتا ہے
دل میں دوری کے تصور سے ملال آتا ہے

ذہن میں میرے عجب سا یہ سوال آتا ہے
کیا نبیؐ کو مرے کچھ میرا خیال آتا ہے

حسن کونین کا لگتا ہے اُتارا اُن کا
جب تصور میں شہہ دیں کا جمال آتا ہے

لوگ تو روتے ہوئے لوٹ کے آتے ہیں مگر
اُن کا دیوانہ مدینے سے نہال آتا ہے

یاد آتا ہے خدا یاد جب آتے ہیں نبیؐ
پھول کے ساتھ ہی خوشبو کا خیال آتا ہے

رب کو معراج میں محبوب سے ملنے کے لئے
دونوں عالم کو سجانے کا خیال آتا ہے

واسطہ دے کے نبیؐ کا وہ خدا کو اسلم
ڈوبتی کشتی کو طوفاں سے نکال آتا ہے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

بیمار اگر پہنچے اک بار مدینے میں
بیمار نہیں رہتا بیمار مدینے میں

ہم کو بھی بلا لیجے سرکار مدینے میں
روضے کا کریں ہم بھی دیدار مدینے میں

وہ شخص خوشا قسمت اس شخص کا کیا کہنا
رمضان گزارے جو ہر بار مدینے میں

اتنی سی گزارش ہے یہ عمر جو باقی ہے
یہ عمر کٹے میری سرکار مدینے میں

آقاؤں کا آقا ہے داتاؤں کا داتا ہے
سرداروں کا رہتا ہے سردار مدینے میں

وہ شاعر دوراں ہے وہ شاعر اعظم ہے
پڑھتا ہے جو نعتوں کے اشعار مدینے میں

اللہ جو سن لے گا اسلم کی دعاؤں کو
دیکھیں گے سبھی اس کو ہر بار مدینے میں

ﷺ

کاش روضے کی دید ہو جائے
ہم غریبوں کی عید ہو جائے

اے مسلماں وہ کر عمل جس سے
نارِ دوزخ بعید ہو جائے

ہر مسلماں کی آرزو ہے یہ
راہ حق میں شہید ہو جائے

جس کو بوجہل مصطفےٰ کہدیں
حشر تک وہ پلید ہو جائے

جنتی کیوں نہ ہوگا وہ انساں
جو نبیؐ کا مرید ہو جائے

اسلمؔ فرشوری

کلمۂ حق سے پھر رفو کرلو
گرچہ ایماں درید ہو جائے

کر کے حج رب سے کہتے ہیں حجاج
یہ عنایت مزید ہو جائے

ہو کرم مجھ بھی مرے آقاؐ
نعت میری جدید ہو جائے

کاش ہر نوجوان ملت پھر
خالد ابنِ ولید ہو جائے

پھر بلاوا ملے تو اسلمؔ بھی
خوش نصیب و سعید ہو جائے

ﷺ

عاشق نبیؐ کا جو بھی ہے ان کا غلام ہے
ہر دور میں وہ قابل صد احترام ہے

اللہ کے رسولؐ کا اعلیٰ مقام ہے
قرآن سے جو ہم کو ملا یہ پیام ہے

اللہ کا کلام جو آقا کے نام ہے
اس پر عمل کرو گے تو دوزخ حرام ہے

جو مدحتِ رسول میں لکھا کلام ہے
اللہ کو پسند ہے جنت مقام ہے

سورج پلٹ کے آگیا شق چاند ہو گیا
انگلی کے اک اشارے میں سارا نظام ہے

جب سانس لو تو شکر کرو اور پڑھو درود
اس سے بڑا نہ تھا نہ کوئی اور کام ہے

پڑھتا ہوں میں درود شہہ دو جہان پر
یہ کام میرے واسطے اب صبح و شام ہے

آقا کا نام لے کے جلایا تھا اک دیا
سب روشنی ہواؤں کی اب اس کے نام ہے

آدمؑ کی آل اور نبیؐ کے ہیں اُمتی
جنت ہمارا حق ہے ہمارا مقام ہے

کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزے رکھ لئے
دوزخ ہمارے واسطے اب تو حرام ہے

قربان صرف میں نہیں ہے سارا خاندان
سرکارؐ پر ہزاروں درود و سلام ہے

ہم سب نے نعت لکھی ہے اسلمؔ اسی لئے
حسان کے قبیلے میں اب اپنا نام ہے

اسلمؔ یہاں جو آئے ہو تم خوش نصیب ہو
نعتِ نبیؐ کی بزم ہے کیا اہتمام ہے

ﷺ

ہر درد کا درماں ہے نادان مدینے میں
ہوتی ہے ہر اک مشکل آسان مدینے میں

سلطانوں کا رہتا ہے سلطان مدینے میں
ہے سارے زمانے کا ایوان مدینے میں

انوارِ الٰہی میں جب روح نہاتی ہے
مومن کا نکھرتا ہے ایمان مدینے میں

سرکارؐ دو عالم وہ سرکارؐ دو عالم ہیں
جبریلؑ بھی ہیں جن کے دربان مدینے میں

گنبد کا منارہ ہو جالی کے ستونوں تک
ہر چیز ہے روضے کی ذیشان مدینے میں

کعبے میں ہے پیمانہ تقویٰ کا تقدس کا
ہے حق و صداقت کی میزان مدینے میں

حاجی پہ برستی ہے رحمت ہی سدا اسلم
رہتا ہے وہ جتنے دن مہمان مدینے میں

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

مجھ گنہگار کو کب غم کے بھنور میں رکھا
شاہِ بطحا نے مجھے اپنی نظر میں رکھا

ہجرِ طیبہ میں مجھے درد اٹھا ہے جب بھی
میں نے اُس درد کو بھی اپنے جگر میں رکھا

ابنِ حیدرؓ نے نماز اپنی نہ چھوڑی ہرگز
لاکھ دشمن نے زدِ تیغ و تبر میں رکھا

دھوپ میں جب کبھی نکلے شہہ بطحا گھر سے
ابر نے آپؐ کو سائے کے اثر میں رکھا

جب اذاں گونجی ہے کعبے میں تو مکہ جاگا
رب نے کفار کو فاروقؓ کے ڈر میں رکھا

کیوں نہ بینائی پہ وہ ناز کریگا جس نے
خاکِ پائے شہہ بطحا کو نظر میں رکھا

رکھ دے دنیا پہ تو اسلم میاں دنیا ڈھک جائے
یہ اثر رب نے ہی جبریلؑ کے پر میں رکھا

ﷺ

جو نبی کا مرید ہو جائے
اُس سے دوزخ بعید ہو جائے

ہم کو طیبہ دکھا دے تو یا رب
پوری اپنی امید ہو جائے

خواب ہی میں کبھی مرے سرکارؐ
آپ کے رُخ کی دید ہو جائے

کاش سرکارؐ اک نظر کردیں
ہم غلاموں کی عید ہو جائے

کلمۂ حق سے پھر رفو کرلو
کاش ایماں درید ہوجائے

حج ضعیفی میں کرنا کیا یا رب
جب جوانی خمید ہو جائے

وہ یقیناً ہے جنتی اسلمؔ
دین پر جو شہید ہو جائے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

کس کا کلمہ ہے مرے لب پہ وظیفہ کس کا
میرا اللہ بھی عاشق ہوا شیدا کس کا

شکریہ اے ملک الموت تمہارے صدقے
تم نے دکھلایا نزع میں مجھے جلوہ کس کا

کس کے نعلین مبارک سے بڑھا تیرا وقار
تجھ پہ پہنچا ہے قدم عرشِ معلیٰ کس کا

بھا گئی کس کی ادا روزِ ازل سے حق کو
ساری دنیا سے ہے انداز نرالا کس کا

کس سے اللہ نے خلوت میں کیا راز و نیاز
شب معراج میں تھا عرش پہ جلوہ کس کا

کون ہے سیدِ کونین رسولِ برحق
ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ کس کا

کس کی الفت میں تڑپتا ہے سدا تو اسلمؔ
عشق اللہ غنی تجھ کو ہے ایسا کس کا

ﷺ

مقدر ہے ہمارا شاہِ دیںؐ کا راہبر ہونا
اسے کہتے ہیں راہِ زندگی میں مقتدر ہونا

بشر ہو کر رسولؐ اللہ کا خیرالبشر ہونا
خدائی بھر میں ہے نورِ خدا کا جلوہ گر ہونا

خیالِ آخرت سے نعت کے اشعار لکھ رکھوں
مسافر کے لئے تو شرط ہے زادِ سفر ہونا

نہ کیوں کارِ جہاں اُن کے اشارے پہ چلے آخر
ابھی چشمِ جہاں کو یاد ہے شق القمر ہونا

شجر ہونا وہ ہے جو پائے اقدس پر جھکے آکر
جو اُن کے ہاتھ میں بولے وہ ہوتا ہے حجر ہونا

دعا میں تو سدا اسلمؔ وسیلہ دیکھا جاتا ہے
پیمبر کا توسل ہو تو پھر دیکھو اثر ہونا

ﷺ

ازل سے تا ابد رب کی عطا معلوم ہوتی ہے
''صدائے حق صدائے مصطفےٰؐ معلوم ہوتی ہے''

قرآنِ پاک کی ہر ایک آیت وقت آنے پر
ہر اک مشکل میں یہ مشکل کشا معلوم ہوتی ہے

ثناء خوانی محمدؐ کی تو مشکل کا م ہے لیکن
اگر لکھ لو تو یہ رب کی عطا معلوم ہوتی ہے

معطر ہے جو خوشبو سے جو ٹھنڈک دے رہی دل کو
مجھے تو یہ مدینے کی ہوا معلوم ہوتی ہے

یہ جو میں نعت لکھتا ہوں اسے سنتا ہوں پڑھتا ہوں
مجھے تو یہ مری ماں کی دعا معلوم ہوتی ہے

عطا ہے یہ کرم ہے مہربانی ہے محبت ہے
عطا آقاؐ کی تو حد سے سوا معلوم ہوتی ہے

شکایت حال پر اپنے کریں تو کیوں کریں رب سے
ہمارے ہی کیئے کی یہ سزا معلوم ہوتی ہے

مرے آقاؐ تو رہبر ہیں زمانے بھر کے اول سے
ضیائے مصطفےٰؐ ہی رہنما معلوم ہوتی ہے

میں جو کچھ تھا میں جو کچھ ہوں رہوں گا کل بھی جو اسلمؔ
یہی تو رب کی آقاؐ کی رضا معلوم ہوتی ہے

ﷺ

ہر اک مشکل میں میں نے صرف آقاؐ کو پکارا ہے
کہ ہر لمحہ سفارش ان کی اللہ سننے والا ہے

مسلمانو! ہو خوش قسمت جو آقاؐ کا سہارا ہے
شفاعت پر بھی محشر میں انہیں کا ہی اجارہ ہے

سہارے کی ضرورت ہی نہیں ہے کوئی اب مجھ کو
سہارا میرے آقاؐ کا سہاروں کا سہارا ہے

بلاؤں سے مصیبت سے مجھے ڈرنا نہیں آتا
محمدؐ مصطفٰے صل علے کا سر پہ سایا ہے

فرشتے پہرا دیتے ہیں اجالے سایہ افگن ہیں
مدینہ جا کے دیکھو چار سو اُن کا اجالا ہے

گواہی پر قرآں کی اُس کو جنت ملنے والی ہے
قرآن پاک کا دنیا میں جو بھی پڑھنے والا ہے

زمین و آسماں ہر سو تھا چھایا نور کا جلوہ
خدا نے جب بتایا کون اس جا آنے والا ہے

اندھیرے دو جہاں کے مٹ گئے بس نامِ آقاؐ سے
''نبیؐ کے نام سے ساری خدائی میں اجالا ہے''

مقدر پر میں اسلمؔ ناز جتنا بھی کروں کم ہے
غلاموں کے غلاموں میں مرا بھی نام آیا ہے

ﷺ

یا رب مرے جیون کو مدینے کی ہوا دے
توحید کے نغمے مجھے ذروں کے سنا دے

رحمت تو تری عام ہے لیکن مرے مولا
قدرت کے نظارے تو مدینے میں دکھا دے

محبوب ترا دل میں ہی رہتا تو ہے پھر بھی
بس روضۂ اقدس مرے سینے سے لگا دے

میں گنبدِ خضریٰ کے نظاروں میں نہاؤں
مالک تو مرا گھر بھی مدینے میں بنا دے

اعزاز بڑا اس سے بھلا ہوگا کیا اسلمؔ
جیون کی اگر شام مدینے میں خدا دے

ﷺ

جو نبیؐ کا فقیر ہو جائے
دو جہاں میں امیر ہو جائے

بادشاہوں کا میر ہو جائے
جو بھی اُن کا فقیر ہو جائے

دے زکوٰۃ اور دے اگر خیرات
تجھ پہ دولت کثیر ہو جائے

کاش پڑھ لے تو کلمۂ طیب
تیرا روشن ضمیر ہو جائے

خاص چشمِ کرم ہو جس پہ تری
کیوں نہ وہ بے نظیر ہو جائے

چاہتا ہوں حضور پر قربان
میرا خون و خمیر ہو جائے

چاہتا ہوں کہ مجھ پہ بھی اسلمؔ
چشمِ پیرانِ پیر ہو جائے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

جشنِ میلاد جب منائیں گے
میرے آقاؐ ضرور آئیں گے

کیوں زمانے کو ہم سنائیں گے
دل کی باتیں انھیں بتائیں گے

میرا دل تو یقیں دلاتا ہے
مجھ کو آقا مرے بلائیں گے

لوٹ تو آئے دل وہیں پہ رہا
دل سے ملنے مدینہ جائیں گے

میں گیا بھی وہاں سے آیا بھی
دل یہ کہتا ہے کہ پھر سے جائیں گے

زندگی تب ہی زندگی ہوگی
گر یہ طیبہ میں جا کے پائیں گے

نام لیوا ہیں اُنؐ کے ہم اسلم
عاصیو ہم تو بخشے جائیں گے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

جم گیا ہے مری آنکھوں میں جو نقشہ اُن کا
پتلیاں شب کو دکھا دیتی ہیں طیبہ اُن کا

دی رسالت انھیں احسان ہے رب کا ہم پر
کی ہدایت ہمیں احسان ہے کس کا اُن کا

اُن کے اعجاز سے عاجز ہیں سب اُن کے دشمن
اُن کے اخلاق سے اپنا بھی پرایا اُن کا

وُہ اگر آئیں تو رستے میں بچھادوں آنکھیں
دیکھتی رہتی ہیں آنکھیں مری رستہ اُن کا

اپنے عاشق کو نہ محتاج کسی کا کرنا
اور کا منہ نہ تکے دیکھنے والا اُن کا

اسکی قائل ہے خدائی جو ہے اُن کا قائل
وہ کسی کا بھی نہ ہوگا جو نہ ہوگا اُن کا

وہ سوا اُن سے بھی وُہ اُسکے سوا سب سے سوا
ایک رتبہ وہ خدا کا ہے، یہ رتبہ اُن کا

ہم زباں رکھ کے بھی کر سکتے نہیں اُن کی ثنا
بے زباں ہو کے شجر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا

بارعصیاں کے اٹھانے کی ہے کس میں طاقت
اُن کا تکیہ ہے، مرا بل ہے، سہارا اُن کا

عمر بھر تاک میں خورشید پھرا دن دن بھر
پھر بھی اس کو، نظر آیا نہیں سایہ اُن کا

ہم نے اللہ کا فرمان سنا ہے اسلم
ان کا جو دوست ہے، میرا، جو ہے میرا اُن کا

ﷺ

ہے تمہارے پاس جتنا بھی خزینا اور ہے
میرے اندر عشقِ احمدؐ کا دفینا اور ہے

دم نکلنا چاہیئے پائے رسول اللہ پر
مرنے والو جان دینے کا قرینہ اور ہے

یوں تو خالق نے دیا ہے ہر مہینے کو شرف
جس میں وہ پیدا ہوئے تھے وہ مہینہ اور ہے

اُس میں ہے بوئے حجاز اُس میں حقیقت کی مہک
عطر گل کچھ اور ہے شہ کا پسینہ اور ہے

خضر کو جینا مبارک موت اسلمؔ کو ملے
جس کا مرنا اور کچھ ہے جس کا جینا اور ہے

ﷺ

ہمیں کیا خوف ہو روز جزا کا
سہارا ہے محمدؐ مصطفٰے کا

قمر کہتے ہیں جس کو یا محمدؐ
تمہارے ہے رُخِ انور کا خاکہ

قیامت میں نبھا لینا مجھے تم
نہ پردہ فاش ہو مجھ پر خطا کا

مری بگڑی بنا دو یا محمدؐ
تمہیں ہے واسطہ آل عبا کا

تمہاری اک نگاہ ناز پر ہے
سنبھل جانا مریضِ لا دوا کا

تمنا ہے کہ طیبہ ایسے پہونچوں
میں پڑھتا شعر نعت مصطفٰے کا

قیامت میں عجب اعجاز ہوگا
ہمارے شافع روزِ جزا کا

فدا ہو گیسوئے احمد پہ اسلم
تمہارا حوصلہ ہے کس بلا کا

ﷺ

میری جانب سے شب و روز پیمبرؐ پہ دَرود
میرے آقاؐ مرے مولاؐ مرے سرورؐ پہ دَرود

سرِ اقدس سے ملا تاجِ شفاعت کو شرف
روز تا حشر سرِ شافعِ محشرؐ پہ دَرود

زلفِ سرکارؐ سے مہکی ہے فضائے کونین
شاہِ کونین کے ہر موئے معنبر پہ دَرود

شکمِ سرورِ عالمؐ پہ بندھا تھا پتھر
شکمِ پاک پہ رکھے ہوئے پتھر پہ دَرود

جس مکاں میں رہیں آثار مبارک اُنؐ کے
بھیجنا چاہیے ہر شخص کو اس گھر پہ دَرود

سوئے صدیقؓ و عمرؓ جانب عثمانؓ و علیؓ
انؐ کے ہر دوست پہ ہر خاصۂ داور پہ دَرود

نور سرکارؐ کی آنکھوں کا حسنؓ اور حسینؓ
نور ہے حُسن ہے شبیرؓ پہ شبرؓ پہ دَرود

منہ دکھانا ہے خدا کو سرِ محشر اسلمؔ
بھیجئے بھیجئے اُسؐ چہرۂ انور پہ دَرود

ﷺ

ایک دو بار کیا ہر بار نظر آتے ہیں
عشق صادق ہو تو سرکارؐ نظر آتے ہیں

دل اُچھل پڑتا ہے آنکھوں میں چمک آتی ہے
اُنؐ کے روضے کے جو مینار نظر آتے ہیں

جن پہ ہوتی ہے نوازش مرے آقاؐ کی میاں
بس وہی صاحبِ کردار نظر آتے ہیں

جو مخالف ہیں مرے دین کے اور ملت کے
ان کی بربادی کے آثار نظر آتے ہیں

با وضو بیٹھ کے جب نعت لکھا کرتا ہوں
ہر طرف بس مجھے سرکارؐ نظر آتے ہیں

آسماں چاند ستارے ہوں کہ سورج سب کو
نور حق بانٹتے سرکارؐ نظر آتے ہیں

جن کا سایہ نہیں پر سائے میں ہیں سب اُنؐ کے
چین سے جیتے ہیں سرشار نظر آتے ہیں

سارے ادیان میں جتنے بھی صحیفے آئے
سب میں سرکارؐ کے اذکار نظر آتے ہیں

یہ مقام آپؐ کو اللہ نے دیا تب ہی تو
بعد اللہ کے سرکارؐ نظر آتے ہیں

لوٹ آیا ہوں جو طیبہ سے تو تب سے اسلم
مہکے مہکے مرے افکار نظر آتے ہیں

ﷺ

لکھنا ہے شعر نعت رسالت مآب کے
اب میرے منہ سے پھول جھڑیں گے گلاب کے

اوصاف کر رہا ہوں بیاں آنجناب کے
مضموں بتا رہا ہوں خدا کی کتاب کے

آتے ہی اُن کے بزم جہاں سج کے رہ گئی
نقشے بدل گئے ہیں جہانِ خراب کے

مشتاق دید ہیں سبھی اسلم حضورؐ کے
دن گن رہے ہیں خیر سے روزِ حساب کے

ﷺ

سرکارؐ اگر در پہ بلائیں تو عجب کیا
ہم جا کے وہاں لوٹ نہ آئیں تو عجب کیا

یہ قربت سرکارؐ کی چاہت کا اثر ہے
صدیق اگر خواب میں آئیں تو عجب کیا

وہ سنتے ہیں ہر لمحہ دعاؤں کو ہماری
جو چاہیں وہ پل بھر ہی میں پائیں تو عجب کیا

پڑھکر جو میں سوتا ہوں درودوں کا وظیفہ
آقا جو نظر خواب میں آئیں تو عجب کیا

حسّان بھی جنت میں ہوں اور روبرو سرکارؐ
اسلمؔ بھی اگر نعت سنائیں تو عجب کیا

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

ہر طرف ہر دور میں ہے بول بالا آپؐ کا
تا قیامت رہنے والا ہے اجالا آپؐ کا

بٹ رہا ہے دو جہاں میں سب اتارا آپؐ کا
اس کے باعث مل گیا ہم کو سہارا آپؐ کا

یہ اندھیرے پاس میرے آ نہیں سکتے کبھی
میرے دل میں ہے ازل سے جو اجالا آپؐ کا

آپ نے طیبہ بلایا تھا بہت عرصہ ہوا
منتظر ہوں آئے گا کب پھر بلاوا آپؐ کا

مشکلیں مشکل میں پڑ جاتی ہیں پاس آ کر مرے
اسم اعظم دل سے جب میں نے پکارا آپؐ کا

چاند تارے کہکشاں ارض و سماں ہم سب یہاں
دونوں عالم میں ہے سب سارے کا سارا آپؐ کا

حکم آقاؐ پا کے دیکھو لوٹ آیا آفتاب
چاند بھی شق ہو گیا پا کر اشارہ آپؐ کا

آپ کا سایہ نہ تھا لیکن یہ عالم دیکھئے
سارا عالم ہے ازل سے زیر سایہ آپؐ کا

زندگی میں ایک موقع بھی اگر مجھ کو ملے
چوم لے روضے کی جالی یہ دیوانہ آپؐ کا

اسلمؔ فرشوری

ہے یہ ہر مومن کی خواہش اور نبیوں کی بھی تھی
کاش مل جائے جو پل بھر کو نظارہ آپؐ کا

امتی سب آپ کے طالب ہیں جنت کے مگر
یہ ملے گی تب ملے گا جب اشارہ آپؐ کا

یہ کرم اللہ کا ہم پر ہے بس اس کے طفیل
ہے غلاموں کو دو عالم میں وسیلہ آپؐ کا

حمد بھی اور نعت بھی لکھی ہیں اسلمؔ نے بہت
آپ کا ہوں میں ازل سے دل بھی سارا آپ کا

ﷺ

کیا بتاؤں مجھے کیا کیا ملا راحت کے لئے
شعر جب میں نے کہے آپؐ کی مدحت کے لئے

میرے اللہ سفر کو مرے آساں کر دے
گھر سے نکلا ہوں مدینے کی زیارت کے لئے

عمر کے ساتھ ملا حوصلہ مولا سے مجھے
روز و شب دین کی انسانوں کی خدمت کے لئے

روز محشر تو قیامت پہ قیامت ہوگی
ہر کوئی ڈھونڈے گا آقاؐ کو شفاعت کے لئے

حبِ سرکارؐ سے بڑھ کر نہ کوئی ہے دولت
ہم جئیں اور مریں اُنؐ کی محبت کے لئے

بے شمار آئے نبی یوں تو جہاں میں اسلم
حشر تک ہوں گے فقط آپؐ قیادت کے لئے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

جس کے صدقےؐ میں خدا دے دانا پانی وہ رسولؐ
دونوں عالم میں ہے جس کی حکمرانی وہ رسولؐ

مذہبِ امن و اماں کا ہے جو بانی وہ رسولؐ
بے کسوں کی جس نے کی ہے پاسبانی وہ رسولؐ

عرش پر جس کی ہوئی ہے میزبانی وہ رسولؐ
کر کے آیا ہے سفر جو آسمانی وہ رسولؐ

سنگ ریزوں کو جو پڑھواتا ہے کلمہ وہ نبیؐ
چاند سورج پر ہے جس کی حکمرانی وہ رسولؐ

کعبے کے اندر جلائے جس نے ایمانی چراغ
کفر کے شعلوں پہ ڈالا جس نے پانی وہ رسولؐ

ہم اُسی کا ذکر ہی کرتے ہیں اسلم روز و شب
جس کا سایہ ہے نہ اس دنیا میں ثانی وہ رسولؐ

ﷺ

حوالے کر دی جب کشتی خدا کے
ارادے پست ہیں موجِ بلا کے

اگر ہم حکم مانیں سب خدا کے
ہمیں کیوں گردشِ ایام تاکے

خدا پہنچادے در پر مصطفیٰؐ کے
سجائے پھرتا ہوں آنکھوں میں خاکے

منارے چوم کے خیرالوریٰ کے
معطر ہو گئے جھونکے ہوا کے

انھیں کا باغ جنت منتظر ہے
جو خادم ہیں محمدؐ مصطفیٰ کے

اسلمؔ فرشوری

قبول بارگاہ رب بھی ہوں گے
مقدس ہوں اگر جملے دعا کے

ملا پژمردہ غنچوں کو تبسم
جہاں دیکھا نبیؐ نے مسکرا کے

اجازت ہواگر شاہ دو عالم
تو اک دن دیکھیں ہم طیبہ میں آ کے

یہ کیسا دور ہے سرکارؐ بطحا
کہ باطل کرتا ہے حق پر دھماکے

مدینے کے ہوں یا کعبے کے اسلم
میں طغرے رکھتا ہوں گھر میں سجا کے

ﷺ

پا کر شرف غلامی کا مسرور ہو گئے
سارے غلام آپؐ کے مغرور ہو گئے

منکر تھے شاہِ دیں کے جو باطل پرست تھے
ابلیس کی وہ قید میں محصور ہو گئے

طیبہؔ ہمارے دل سے جب اتنا قریب ہے
کیوں ہم قریب ہوتے ہوئے دور ہو گئے

اللہ کے رسولؐ کے نوری وجود سے
کوچے سبھی مدینے کے پُر نور ہو گئے

جب دور تھے نبیؐ سے بہت غمزدہ تھے ہم
قربت ملی نبیؐ کی تو مسرور ہو گئے

طیبہؔ میں رہ کے شاد بہت شاد تھے مگر
طیبہؔ سے لوٹ آئے تو رنجور ہو گئے

اسلمؔ خدا کا شکر بجا لاؤ کیونکہ تم
''آقاؐ کی نعت کہنے سے مشہور ہو گئے''

ﷺ

کیا بتائیں آپ کو ہم کیوں یہاں تک آ گئے
تشنگی اتنی بڑھی پیرِ مغاں تک آ گئے

خار بن کر جی رہے تھے گلستاں تک آ گئے
ہے نوازش آپ کی جو ہم یہاں تک آ گئے

آ گئے طیبہ نگر تو راز یہ ہم پر کُھلا
جو زمیں کے بھی نہ تھے وہ آسماں تک آ گئے

ذکرِ آقا کر رہا تھا اپنے گھر میں بیٹھ کر
اور فرشتے عرش سے میرے مکاں تک آ گئے

اسلم فرشوری

کون جانے کل کہاں ہوں اور کیا ہوں اس لئے
آج آقا ہم تمہارے آستاں تک آ گئے

جب بھی دیکھے ہیں ستارے ہم نے ہم کو یوں لگا
ذرے طیبہ سے اٹھے اور آسماں تک آ گئے

یہ کرم واحد کا ہے اور وہ بھی احمد کے طفیل
کل کہاں تک اور کہاں سے اب کہاں تک آ گئے

صرف یہ اُن کا کرم ہے اور عنایت اس لئے
تیرے چرچے دیکھ اسلم ہر زباں تک آ گئے

ﷺ

حق کا عرفان ہے عرفان رسالت کیا ہے
حق نما ہے میرے سرکارؐ کی صورت کیا ہے

دیکھ لو روئے محمدؐ میں خدا کی رویت
ہم کو تفصیل میں جانے کی ضرورت کیا ہے

میں کہاں نعت کہاں نعت کا ادراک کہاں
میرے آقا کا کرم ہے یہ سعادت کیا ہے

ناسمجھ ہیں جو عقیدت کو غلو کہتے ہیں
ورنہ اللہ کے بندوں کی جسارت کیا ہے

ایک ہی نور کے دو نام سمجھ میں آئے
حق کا اقرار ہے اقرارِ رسالت کیا ہے

نعت کے لفظ بھی خود نعت سرا ہوتے ہیں
میرے افکار کے الفاظ کی وسعت کیا ہے

خود بھی ظاہر ہوا محبوب کو ظاہر کر کے
حق تعالیٰ پسِ پردہ تھا حقیقت کیا ہے

اپنے ایمان کی تکمیل ہے اس میں اسلم
میرے سرکار کے روضے کی زیارت کیا ہے

ﷺ

یہ زندگانی چلو اُن کے نام کرتے ہیں
فرشتے جن کو ادب سے سلام کرتے ہیں

ہم احترام سے وہ سارے کام کرتے ہیں
جو کام صدیوں سے اُن کے غلام کرتے ہیں

درود اُن پر فرشتے تمام کرتے ہیں
تو ہم یہ کام چلو صبح و شام کرتے ہیں

نبیؐ کے نام سے جو اپنا نام کرتے ہیں
ہم ایسے لوگوں پہ لعنت تمام کرتے ہیں

نبیؐ کو عام بشر لوگ جو سمجھتے ہیں
ہم ایسے لوگوں کا کب احترام کرتے ہیں

انھیں تو مل گیا ہر درد و غم سے چھٹکارہ
جو لوگ وردِ درود و سلام کرتے ہیں

کلیم ہو کے بھی اسلمؔ جو بات کر نہ سکے
مرے حضورؐ تو رب سے کلام کرتے ہیں

ﷺ

ہے وہ بد قسمت کہ جو واقف نہیں سرکارؐ سے
دونوں عالم کے مکمل مالک و مختار سے

رب ہی دیتا ہے ہمیں ملتا ہے جو سرکارؐ سے
بادشاہ دین و دنیا نبیوں کے سردار سے

کھو گئے تاریکیوں میں منکرِ مختارِ کل
روشنی ہم کو ملی ہے احمدِ مختار سے

جھوٹ ہے الزام ہے یہ دشمنوں کا کام ہے
جو یہ کہتے ہیں کہ پھیلا دین ہے، تلوار سے

آپ کا ہر اک عمل تھا واسطے اللہ کے
دین تو پھیلا مرے سرکارؐ کے کردار سے

چاند سورج ہم سے جل کر اور روشن ہو گئے
روشنی ہم کو ملی جب نور کی سرکار سے

رب ملا جنت ملی اسلم ہمیں سب کچھ ملا
سوچ لو کیا کیا ملا ہے آپ کے اقرار سے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

تھے ذرّے مدینے کے نسبت سے روشن
ستارے ہوئے دیکھ حیرت سے روشن

ہے طالبؔ کا مصرعہ عقیدت سے روشن
جہاں ہے محمدؐ کی سیرت سے روشن

یہ چاند اور سورج یہ عالم وہ عالم
ہیں سب مصطفےٰؐ ہی کی صورت سے روشن

ملائک فرشتے وہ معراج کی شب
انھیں دیکھ کر تھے مسرت سے روشن

وہ آقا کی باتیں وہ صحبت و چاہت
صحابہ اسی میں تھے فرحت سے روشن

حلیمہ کا گھر اُن کا آنگن وہ قصبہ
یقیناً تھے آقا ؐ کی خدمت سے روشن

جب آئے عمرؓ تو ارادہ الگ تھا
جو لوٹے تھے قرآں کی آیت سے روشن

ثنائے محمدؐ کے الفاظ سارے
ہوئے میرے آقا کی مدحت سے روشن

یہ آدم سے عیسٰی سبھی کو پتہ تھا
جہاں ہے محمدؐ کی سیرت سے روشن

کرم ہے حسینؓ ابنِ حیدرؓ کا ہم پر
ہے اسلام اُنؓ کی شہادت سے روشن

کرم ہے سفارش ہے یہ مصطفٰےؐ کی
جو ہے نامِ اسلَم بھی شہرت سے روشن

ﷺ

دنیا کا اور دین کا محور حضورؐ ہیں
اللہ کا حسین گلِ تر حضورؐ ہیں

تخلیقِ کائنات کا مظہر حضورؐ ہیں
بے شک خدا کے نور کا پیکر حضورؐ ہیں

چاہت میں اُنؐ کی کٹتی ہے سرشار زندگی
دل میں ہمارے رہتے ہیں دلبر حضورؐ ہیں

بھیجے ہیں یوں تو لاکھوں پیمبر زمین پر
عرش عظیم آئے جو چھوکر حضورؐ ہیں

دو رائے مل نہ پائی ہے اس بات پر کبھی
بعد از خدا سبھی سے جو بڑھ کر حضورؐ ہیں

آلِ نبیؑ خلیفہؓ صحابہؓ و اولیاءؒ
ان سب جواہرات کے جو ہر حضورؐ ہیں

میدان حشر میں جو کُھلے نامۂ اعمال
میں فکر کیوں کروں مرے سر پر حضورؐ ہیں

کس واسطے حضورؐ کا سایہ نہ پڑسکا
اس واسطے کہ نور کا پیکر حضورؐ ہیں

بے جان کنکروں کو بھی کلمہ پڑھادیا
امّی لقب ہے علم کا زیور حضورؐ ہیں

ایماں کو رہبری ملی ہر ایک راہ میں
ایماں کے راستے کے جو رہبر حضورؐ ہیں

اسلم گنہگار ہوں پر جانتا ہوں میں
محشر کے روز شافعِ محشر حضورؐ ہیں

ﷺ

سانس پہلی جو لی تھی یہاں مصطفیٰ
روزِ اول سے دل میں نہاں مصطفیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
ہر گھڑی ہے یہ وردِ زباں مصطفیٰ

سوچتے ہیں سبھی وہ مدینے میں ہیں
میرا ایمان یہ ہیں یہاں مصطفیٰ

اپنی فکر و نظر پاک کرلو تو پھر
تم جہاں سوچ لو ہیں وہاں مصطفیٰ

ہر نبی نے کہا شب میں معراج کی
تم جہاں ہو وہاں ہم کہاں مصطفیٰ

اسلم فرشوری

با وضو بیٹھ کر نعت لکھتا ہوں میں
تب ہی تو لکھ سکا جانِ جاں مصطفےٰ

جیتے جی لوٹ لوں میں مزے خلد کے
کاش سُن لیں جو میری فغاں مصطفےٰ

رب تو میری دعاؤں کو مانے گا جب
آپ نے گر کہا اس پہ ہاں مصطفےٰ

میں اکیلا نہیں میرے گھر والے بھی
کرتے ہیں سب نثار اپنی جاں مصطفےٰ

سب کی خواہش ہے یہ اور اسلم کی بھی
ہم وہاں جا بسیں ہیں جہاں مصطفےٰ

ﷺ

ذکرِ شہہؐ ابرار ہی خامے سے رقم ہو
کچھ اور جو لکھوں تو مرا ہاتھ قلم ہو

یہ اشک مرے مجھ پہ کرم کرتے رہیں گے
رحمت ہی تو برسے گی اگر آنکھ جو نم ہو

دنیا میں کوئی غم نہ ہو اس غم کے علاوہ
بس کربلا والوں کا ہو غم اور الم ہو

ہمت تو نہیں مانگ سکوں پر مرے آقاؐ
ہم عاصیوں پہ آپ کی بس چشم کرم ہو

دشمن کے لئے صرف دعا کرتے رہیں گے
یہ آپؐ سے سیکھا ہے عدو پر بھی کرم ہو

ہر لمحہ ہر اک پل رہے اسلمؔ زبان پر
یہ لازمی کہ تذکرۂ شاہ امم ہو

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

جب خدا ہی جانے ہے کس کا سلسلہ کیا ہے
پھر میں کیوں یہ بتلاؤں میرا واسطہ کیا ہے

خوب وہ سمجھتا ہے دل کا مدعا کیا ہے
چھوڑ دے خدا پر سب تیرا سوچنا کیا ہے

میں زبان کیوں کھولوں مجھ کو بولنا کیا ہے
آپ ہی سمجھتے ہیں دل کا ماجرا کیا ہے

آپ کا کرم ہے یہ کیا بتائیں کیا کیا ہے
کیوں بتائیں سب کو ہم کیسے کب ملا کیا ہے

سوچتا ہوں جب دل میں پل میں، میں پہنچتا ہوں
کیا بتاؤں طیبہ کا دل سے فاصلہ کیا ہے

اسلمؔ فرشوری

حشر روزِ محشر میں عاصیوں کا کیا ہوگا
آپ جب وہاں ہوں گے ہم کو سوچنا کیا ہے

آپ کی عبادت سے رب کی پہلی آیت تک
تھا پتہ خدیجہ کو غار وہ حرا کیا ہے

جنگ اک مسلسل ہے قوتوں سے باطل کی
اہل حق سمجھتے ہیں آج کربلا کیا ہے

آگہی کے متوالے کب کسی سے ڈرتے ہیں
اہل حق کے رستے میں درد کیا دوا کیا ہے

میں کسی سے کیا مانگوں کوئی مجھ کو کیا دے گا
آپ کو پتہ ہے سب میرا مانگنا کیا ہے

آپ نے کیا روشن ایسا اک دیا ہوں میں
کہہ سکا جو طوفاں سے تو ہے کیا ہوا کیا ہے

وہ یہاں جو بیٹھے ہیں وہ جو دل میں رہتے ہیں
بس وہی تو جانے ہے درد کیا اور دوا کیا ہے

سلسلہ حسینی ہے آپ عارفِ دوراں
آپ کو پتہ ہے سب کس کا معاملہ کیا ہے

معتقد ہوں برسوں سے آستاں کا شاعر ہوں
آپ جانتے ہیں سب آپ سے چھپا کیا ہے

مالکِ ید اللہ سے اور امین پیراں سے
کیا بتاؤں میں سب کو مجھ کو جو ملا کیا ہے

مہرو ماہ و انجم سب صدقہ ہیں محمدؐ کا
نورِ حق سے ہیں روشن ورنہ یہ ضیا کیا ہے

کہہ چکا ہے دل سے وہ چاہیے جو اسلمؔ کو
جانتے ہیں سب آقاؐ اس کا مدعا کیا ہے

ﷺ

نبیؐ کے در کے بفضل خدا فقیر ہیں ہم
نظیر کیا ہو ہماری کہ بے نظیر ہیں ہم

ہر ایک صفحۂ ہستی پہ نا گزیر ہیں ہم
غلام ہو کے بھی سرکارؐ کے سفیر ہیں ہم

فرازِ عرشِ مقدس کو چھو کے آئے ہیں
کہ نقشِ پائے محمدؐ کی اک لکیر ہیں ہم

ہمارا رتبہ ملائک سے بھی زیادہ ہے
ازل کی صبح کے بالواسطہ سفیر ہیں ہم

گناہ گار ہیں پھر بھی ہیں امتی انؐ کے
وہ دستگیر ہیں مطلوب دستگیر ہیں ہم

نبیؐ کی یاد نے آباد کر دیا دل کو
فقیر بھی ہیں تو اپنی جگہ امیر ہیں ہم

ہماری قدروں کا بھی وقت جائزہ لے گا
دعا رسولؐ کی شائستۂ ضمیر ہیں ہم

زہے نصیب کہ ہیں خاک پائے آل رسولؐ
نہ شیخ ہیں نہ ولی ہیں نہ کوئی پیر ہیں ہم

انہی کی چھاؤں تو سایہ فگن ہے اسلمؔ پر
ازل کی صبح سے جس زلف کے اسیر ہیں ہم

ﷺ

انؐ کے سوا کسی میں بڑائی نہیں کوئی
انؐ سے بڑی جہاں میں اکائی نہیں کوئی

انؐ کے خیال سے ہے منور تمام رات
قندیل اور ہم نے جلائی نہیں کوئی

اُنؐ سے ہمیں ثبوتِ وجودِ خدا ملا
اس سے بڑی دلیل تو آئی نہیں کوئی

انؐ کے سوا کسی نے نہ دشمن کو دی دعا
ایسی مثال ہم نے تو پائی نہیں کوئی

اسلمؔ انھیںؐ کے دم سے تو ہے خیر کی رمق
ورنہ کسی کو یاد بھلائی نہیں کوئی

ﷺ

معراج مصطفےٰؐ کا عجب فلسفہ ملا
نورِ مثال نورِ حقیقی سے جا ملا

تہہ داریٔ رُموز محمدؐ نہ پوچھئے
تا حال مجھ کو کوئی نہ عقدہ کشا ملا

وابستگیٔ گیسوئے اطہرؐ کا ہے صلہ
شہہ رگ سے بھی قریب جو مجھ کو خدا ملا

منطق پسند تُو مری آنکھوں سے دیکھ لے
پھر بول مجھ کو دید کے عالم میں کیا ملا

سرکارؐ کی غلامی کا جب سے ملا شرف
اسلمؔ کو بھی عروج ملا مرتبہ ملا

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

جب مدینے کی یاد آتی ہے
حسرتِ خلد دل سے جاتی ہے

جس کے دل میں نبیؐ کی الفت ہو
اس کو رحمت گلے لگاتی ہے

عاشقِ مصطفٰےؐ ہو دفن کہیں
روح اُس کی مدینہ جاتی ہے

آپ کو ہم سمجھ نہیں سکتے
بات اتنی سمجھ میں آتی ہے

صرف آقا کی پیروی اسلمؔ
معصیت سے ہمیں بچاتی ہے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

آج کیجے حضورؐ کی باتیں
نور ربِ غفور کی باتیں

وہ غلام رسولِؐ پاک نہیں
کرتے ہیں جو غرور کی باتیں

ذکر معراج پہلے لازم ہے
پھر کرو کوہ طور کی باتیں

پڑھیے میرے رسولؐ کا میلاد
کیجے اُن کے ظہور کی باتیں

باتیں کرتے رہو مدینے کی
دل کی تسکیں حضورؐ کی باتیں

اسلمؔ فرشوری

ہر اندھیرے کو دور کرتی ہیں
میرے آقاؐ کے نور کی باتیں

جب بھی بارہ ربیع الاول ہو
کرتے رہیئے حضورؐ کی باتیں

ذکر میں اُن کے کوئی ذکر نہ ہو
ہیں یہی تو شعور کی باتیں

ذکر پاکؐ رسولؐ لازم ہے
پاس کی ہوں کہ دور کی باتیں

کیوں ہماری زباں پہ ہیں اسلم
آج غلماں و حور کی باتیں

ﷺ

دین حق کا سرور رکھتا ہوں
دل میں یادِ حضورؐ رکھتا ہوں

دل میں اسمِ غفور رکھتا ہوں
لب پہ نعتِ حضورؐ رکھتا ہوں

اپنی آنکھوں میں جسم و جاں دل میں
شاہِؐ بطحا کا نور رکھتا ہوں

نشۂ یادِ رب العزت میں
دل کو ہر وقت چور رکھتا ہوں

اسلمؔ فرشوری

میں غلامِ شہہِ مدینہ ہوں
سر پہ تاجِ غرور رکھتا ہوں

بخش دے میری ہر خطا یا رب
آدمی ہوں قصور رکھتا ہوں

نیم ملاؤں کی ہدایت سے
خود کو یارب میں دور رکھتا ہوں

قومِ مسلم ہو متحد یا رب
ذہن میں یہ فتور رکھتا ہوں

پاک ہوں یوں گناہ سے اسلم
خوفِ یومِ نشور رکھتا ہوں

ﷺ

دو جہاں بنائے ہیں رب نے اُن کی صورت سے
دو جہان روشن ہیں صرف اُن کی سیرت سے

لفظ بن گئے تارے جڑ کے اُن کی مدحت سے
کہکشاں سے ہیں بڑھ کر شعر اُن کی چاہت سے

دینِ حق ہوا روشن صرف نورِ وحدت سے
دو جہاں ہوئے جگ مگ آپ کی رسالت سے

طیبہ کے گلی کوچے آئے ہیں جو جنت سے
جن کو چاند سورج بھی دیکھتے ہیں حسرت سے

لفظ نعت کے سارے کتنے پیارے لگتے ہیں
مل گیا مقام اُن کو آپ کی ہی مدحت سے

جب بھی دیکھوں طیبہ کو مجھ کو ایسا لگتا ہے
خاص طور سے بھیجا رب نے جیسے جنت سے

میں بھی کاش پھر دیکھوں جا کے گنبدِ خضریٰ
ہے تمنا اسلمؔ کی کب سے، ایک مدت سے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

روبرو سنگِ حرم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ
ربِ اکبر کا کرم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

علم و ادراک میں دم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ
عاشقِ شاہِ اُممؐ ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

نعت خوانی ہے فقط اس کا مداوا یارو
کرب ہو درد ہو غم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

باطل و کفر کی جب تیرگی یلغار کرے
جو ایمانی اجالا کم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

ویسے کردو یہ بہانا کہ گلے میں ہے درد
اور امیدِ رقم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

کفر کی آندھی چراغوں سے جب آ کر الجھے
سر چراغوں کا قلم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

باغِ جنت کی تمنا ہے تو یہ شرط بھی ہے
جب سفرِ ملکِ عدم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

کوئی حیلہ و بہانا نہ بناؤ اسلم
رب کا جب لطف و کرم ہو تو پڑھو نعتِ نبیؐ

ﷺ

آقاؐ ہیں میرے اور مرے سرکارؐ ہیں حضورؐ
دونوں جہاں کے مالک و مختارؐ ہیں حضورؐ

ہم آپؐ کے کرم کے طلبگار ہیں حضورؐ
کر کے اطاعت آپؐ کی زر دار ہیں حضورؐ

رشکِ ارم جو طیبہ کے گلزار ہیں حضورؐ
اُس باغ کے تو آپؐ ہی سرکارؐ ہیں حضورؐ

ہم مشکلوں میں اپنوں سے بیزار ہیں حضورؐ
ہم آفتوں سے بر سرِ پیکار ہیں حضورؐ

دنیا ہے دنیا داروں کی مطلب نہیں مجھے
میرے لئے تو آپؐ ہی سنسار ہیں حضورؐ

مالِ غنیمت آپؐ نے بانٹا رکھا نہ کچھ
ثابت تھا اس سے صاحبِؐ ایثار ہیں حضورؐ

صبر و رضا میں آپؐ کا معیار کیا کہوں
سچ پوچھیئے تو صاحبِؐ کردار ہیں حضورؐ

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ یا علیؓ
دلبر ہیں آپؐ کے جو یہی چار ہیں حضورؐ

آقاؐ یہاں جو آئے تو ظلمت ہوئی فنا
سحرِ یقیں ہیں مخزن انوار ہیں حضورؐ

یہ مرتبہ مقام کسی کو نہ مل سکا
اللہ کے حبیب ہیں دلدار ہیں حضورؐ

جنت میں لے کے جائیں گے ہر امتی کو وہ
امت کے ساری قافلہ سالار ہیں حضورؐ

یہ التجا ہے آپ سے کر لیجئے قبول
اسلمؔ کے یہ جو نعتیہ اشعار ہیں حضورؐ

ﷺ

لازم ہے پہلے دل میں عقیدت رسولؐ کی
تب ہی تو پا سکو گے عنایت رسولؐ کی

مل جائے گی اُسی کو شفاعت رسولؐ کی
کی صدقِ دل سے جس نے اطاعت رسولؐ کی

محفل سجی ہوئی ہے جو سرکار کی یہاں
اللہ کا کرم ہے عنایت رسولؐ کی

نازاں تھے سارے انبیاء اپنے نصیب پر
اقصیٰ میں جب ملی تھی امامت رسولؐ کی

بوجہل بد نصیب تھا کلمہ نہ پڑھ سکا
حالانکہ اُس کے خوں میں تھی نسبت رسولؐ کی

حسانؓ کے قبیلے میں شامل ہوئے جو ہم
مل جائے کیا پتہ ہمیں قربت رسولؐ کی

جاؤ گے جس طرف بھی تو پاؤ گے اُس طرف
چاروں طرف ہے حق کی حکومت رسولؐ کی

نعلین چوم چوم کے سرشار تھے بہت
خوش تھے صحابہؓ پا کے رفاقت رسولؐ کی

حور و ملک فرشتے بھی انساں سے جل گئے
انساں نے جب سے پائی قیادت رسولؐ کی

انوار کا وہ نور تھا جس نور کے طفیل
اے جامعہ تو پا گئی چاہت رسولؐ کی

الفاظ ہاتھ باندھے مرے روبرو ہوئے
بیٹھا ہوں جب بھی لکھنے کو مدحت رسولؐ کی

فرمان میرے آقاؐ کا ایمان ہے مرا
بس حق ہی جانتا ہے حقیقت رسولؐ کی

روتے تھے گڑگڑاتے تھے امت کے واسطے
کتنی عظیم تھی وہ عبادت رسولؐ کی

حاضر درِ رسولؐ پہ اسلمؔ وہی ہوا
ملتی ہے جس کسی کو اجازت رسولؐ کی

ﷺ

پہنچا مدینہ ہو گئی جب حاضری مری
تازہ بہ تازہ ہوگئی پھر زندگی مری

دانشوری زمانے کی لیکر میں کیا کروں
طیبہ میں کام آگئی دیوانگی مری

کل تک اندھیرے مجھ کو تھے گھیرے کھڑے جہاں
اب روشنی ہے روشنی سب روشنی مری

تحفہ ملا ہے عشق رسول کریم کا
کل کیا تھی اور آج ہے کیا زندگی مری

افکار کے بدلتے ہی دنیا بدل گئی
طیبہ میں جا کے بدلی ہے ہر سوچ ہی مری

اسلمؔ فرشوری

جنت کی کیاریوں میں عبادت جو میں نے کی
پہنچی ہے کس مقام پہ یارو خوشی مری

چپ چاپ میں کھڑا رہا جالی کے روبرو
بن مانگے جھولی نعمتوں سے بھر گئی مری

جاتے ہوئے مدینے کو ایسا کرم ہوا
رخصت ہوئی دماغ سے ہر سرکشی مری

جاں مضطرب تھی طیبہ نگر کا جنون تھا
دل سے کبھی کی جا چکی تھی ہر خوشی مری

سرکارؐ کا کرم تھا جو اسلم وہاں گیا
پھر جاؤں گا یہ کہتی ہے اب آگہی مری

ﷺ

کفر و باطل کا اثر ہو تو سُنو نعت پڑھو
ضرب ایماں پہ اگر ہو تو سُنو نعت پڑھو

زیست کا سخت سفر ہو تو سُنو نعت پڑھو
راہ پُر پیچ اگر ہو تو سُنو نعت پڑھو

اس سے بہتر نہیں ہے کوئی مداوا و علاج
کوئی تکلیف و ضرر ہو تو سُنو نعت پڑھو

رنگِ دنیا میں رنگے ہو تو کوئی بات نہیں
دل میں اللہ کا ڈر ہو تو سُنو نعت پڑھو

لب پہ ہر وقت درود اور سلام انؐ کے لئے
خادمِ خیر البشر ہو تو سُنو نعت پڑھو

گردشِ وقت سے گھر کو جو بچانا چاہو
راحت وعیش میں گھر ہو تو سُنو نعت پڑھو

ہند میں رہ کے جو غمگیں ہو تو بے شک اسلم
غم کی آقاؐ کو خبر ہو تو سُنو نعت پڑھو

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

سارے غم دل سے مٹا دیتا ہے سرکارؐ کا نام
اجڑی بستی کو بسا دیتا ہے سرکارؐ کا نام

محفلِ نعت عقیدت سے سجا کر دیکھو
بھینی خوشبو سے سجا دیتا ہے سرکارؐ کا نام

جب زیارت کے لئے آتا ہے طیبہ کوئی
حق کا مہمان بنا دیتا ہے سرکارؐ کا نام

یہ تجربہ ہے مرا اور یقینِ کامل
دل سے شیطاں کو بھگا دیتا ہے سرکارؐ کا نام

اسلمؔ فرشوری

دل کی گہرائی سے گر نام کا تم ورد کرو
سیدھا آقاؐ سے ملا دیتا ہے سرکاؐر کا نام

مومنو! پڑھ کے درود اُنؐ پہ یہ جانو گے تم
سیرِ افلاک کرا دیتا ہے سرکاؐر کا نام

ذکر سرکاؐر کی محفل میں جو بیٹھو جا کر
فکرِ دنیا ہی مٹا دیتا ہے سرکاؐر کا نام

عظمتِ نامِ محمدؐ کا کرم ہے اسلمؔ
میری نعتوں کو سجا دیتا ہے سرکاؐر کا نام

قطعات

ﷺ

الفت میں نبیؐ کی جو گرفتار نہ ہوگا
محشر میں خدا کا اُسے دیدار نہ ہوگا
جو عشق میں آقاؐ کے جلائے گا جگر کو
وہ آتش دوزخ کا سزا وار نہ ہوگا

☆

آقا کی انجمن میں بڑا اہتمام ہے
آنکھوں میں عاشقوں کی بڑا احترام ہے
روضے پہ تو نے دی جو عقیدت سے حاضری
اسلمؔ تو خوش نصیب ہے اُنؐ کا غلام ہے

ﷺ

محسنِ کائنات میرے حضورؐ
مالکِ ہر صفات میرے حضورؐ
جن کا ثانی ہے اور نہ سایہ ہے
اعلیٰ ارفع وہ ذات میرے حضورؐ

☆

بتاؤ تو مجھے ایسا کہیں ہے
مرے سرکارؐ سا کوئی نہیں ہے
ہزاروں شہر ہیں دنیا میں لیکن
مدینہ سا نگر کوئی نہیں ہے

ﷺ

آقاؐ جو کریں یاد تو پھر جانا پڑے گا
تحفے میں دل و جاں مجھے پہنچانا پڑے گا
طیبہ ہی اک ایسا ہے جہاں جانے سے پہلے
روتا ہے یہ دل لوٹ کے پھر آنا پڑے گا

☆

گنبدِ خضریٰ کے منظر یاد ہیں
اُس چمن کے سب گلِ تر یاد ہیں
کلمہ گو تھے روبرو آقاؐ کے سب
وہ شجر سارے وہ کنکر یاد ہیں

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

روضے کو ان کے دیکھا تھا ہم ہو گئے تھے شاد
طیبہ سے لوٹ آئے تو ناشاد ہو گئے
منکر تھے جو رسولؐ کی عظمت کے دوستو
ایسوں کو ہم نے دیکھا ہے برباد ہو گئے

☆

دیکھیں گے گر پریشاں محشر میں مجھ کو آقاؐ
کہہ دیں گے مسکرا کے پروانہ ہے ہمارا
اسلمؔ نہ ہو گی پرشش تیری تو روزِ محشر
آقاؐ نے کہہ دیا گر دیوانہ ہے ہمارا

ﷺ

روضۂ سرکارؐ کا جس کو نظارہ مل گیا
حشر میں اس کو شہِ دیںؐ کا سہارا مل گیا
حاضری جس کو ملے گی روضۂ پُر نور کی
دیکھنا پھر اُس کو جنت کا اشارہ مل گیا

☆

ہم تو ہیں سبھی کے پر دل تو ہے مدینے کا
یہ حسیں سلیقہ ہے اب تو اپنے جینے کا
جب بلائینگے آقاؐ سر کے بَل میں جاؤں گا
انتظار ہے سن کا اور اُس مہینے کا

ﷺ

جو حبِ محمدؐ میں گرفتار نہ ہوگا
محشر میں خدا کا اُسے دیدار نہ ہوگا
جو عشقِ محمدؐ میں جلائے گا جگر کو
وہ آتشِ دوزخ کا سزا وار نہ ہوگا

☆

پسند آئے جو اُنؐ کو تو نعت ہو مقبول
حضورؐ خوش ہوں تو اُس کا صلہ خدا سے ملے
برائے داد کسی کی طرف میں کیوں دیکھوں
وہی ہے داد جو دربارِ مصطفٰےؐ سے ملے

اسلمؔ فرشوری

ﷺ

درودِ پاک جو پڑھتا رہے گا ہر گھڑی ہر پل
وہ اپنی قبر میں سرکارؐ کا دیدار پائے گا
میں جو کچھ ہوں مرے سرکارؐ کی چشمِ کرم سے ہوں
وسیلہ ہی یہ ہر مشکل میں مرے کام آئے گا

☆

ایک اک کر کے ہیں نکلے مرے ارمان بہت
رحمتیں اُن کی بہت اور ہیں احسان بہت
لب پہ اسلم مرے بے ساختہ آتا ہے درود
غم سے جب ہوتا ہے دل میرا پریشان بہت

ﷺ

ہر وقت نام آپ کا وردِ زبان ہے
جب تک ہمارے قالبِ خاکی میں جان ہے
کرتا ہے روز روضۂ سرکار کا طواف
گردش میں صبح و شام جو یہ آسمان ہے

☆

رخِ پُر نور اگر آپؐ دکھائیں مجھ کو
خلد سے حور و ملک دیکھنے آئیں مجھ کو
حشر میں تابشِ خورشید کا ڈر پھر کیا ہو
دامنِ لطف میں گر آپؐ چھپائیں مجھ کو

ﷺ

تمہارے شہر میں آ کر لگا حیات ملی
حیات ہی نہیں یہ پوری کائنات ملی
ہزاروں تجزیوں، تحقیق اور تلاش کے بعد
زمانے بھر میں مکمل بس اُنؐ کی ذات ملی

☆

معاف کردیں جو دشمن کو اور پناہ بھی دیں
زمانے میرے نبیؐ سی مثال ہے تو بتا
حسیں جمیل تھے یوسفؑ فدا زلیخا تھیں
فدا ہو جس پہ خدا ہی مثال ہے تو بتا

ﷺ

خوابوں میں نظر آتے ہیں گلزار مدینہ
انوار مدینہ در و دیوار مدینہ
کونین کی دولت اُسے کیا بھائے گی اسلم
مل جائے جسے دولتِ دیدارِ مدینہ

☆

جو نعت لکھتا ہوں پہلے اُنہیںؐ سناتا ہوں
پھر اس وسیلے سے اللہ کو مناتا ہوں
پلک جھکتے ہی ہوتا ہوں حاضرِ دربار
میں اس سواری پہ جب چاہوں طیبہ جاتا ہوں

ﷺ

نہیں ہے خوف اب روزِ جزا کا
وسیلہ مل گیا خیر الوریٰ کا
رکھو اسلمؔ فقط آقاؐ پہ تکیہ
یہی مطلب ہے تسلیم و رضا کا

☆

زباں کچھ کہہ نہیں سکتی قلم کچھ لکھ نہیں سکتا
ثنا ہر برگ پر تحریر ہے حضرت محمدؐ کی
اسے سر پر رکھیں آنکھوں میں مل لیں کیا کریں اسلمؔ
ہمیں تو خاکِ پا اکسیر ہے حضرت محمدؐ کی

ﷺ

بنایا بے خودی نے مجھ کو دیوانہ محمدؐ کا
مئے وحدت سے ہے لبریز پیمانہ محمدؐ کا
دل و جاں دین و ایماں سب تو میں نے دیدیئے اسلم
بتاؤ اور کیا لے جاؤں نذرانہ محمدؐ کا

☆

کر کے سایہ حشر میں امت پہ فرمائیں گے آپؐ
بخش دے یا رب مرے وابستگاں ہیں یہ سبھی
حشر میں دینگے فرشتے بھی گواہی اس طرح
تیرے اک محبوب کے بس مدح خواں ہیں یہ سبھی

ﷺ

مرے آقاؐ مرے سرکارؐ مدینے والے
تم سے ہے ہم کو بہت پیار مدینے والے
چاند سورج کو بہت فخر ہے اب تک اُس پر
اک اشارے کا وہ اظہار مدینے والے

☆

علیؓ کا دبدبہ ہیں ہم ہمیں تم کیا ڈراتے ہو
حسینؓ حوصلہ ہیں ہم ہمیں تم کیا ڈراتے ہو
تمہارے ظلم سے ڈر جائیں ہم ممکن نہیں ہرگز
غلامِ مصطفیٰؐ ہیں ہم ہمیں تم کیا ڈراتے ہو

Rahmat-ul-Lil-Aalameen ﷺ

Natiya Poetry by: **Aslam Farshori**

اسلم فرشوری کی دنیاداری ایک طرف اور نعتیہ شاعری ایک طرف اسلم فرشوری نے نعتوں کے ذریعہ جو محبت اور عقیدت کا اظہار حضور اقدس ﷺ سے کیا ہے وہ واقعی ایک حقیقی عاشقِ رسول کا حق ہے، نعتیہ شاعری میں اسلم نے جگہ جگہ مدینے سے اپنی وابستگی اور اپنی حاضری بلکہ دوبارہ حاضری پر فخر سے سرشار ہو کر شعر کہے ہیں، بجا طور پر انہیں فخر کرنے کا حق حاصل ہے کیوں کہ سرکارِ مدینہ کی خدمت میں بار بار حاضری دینے کا شرف انہیں حاصل ہو رہا ہے، جو نہایت خوشی کی بات ہے۔ ان کے اس نعتیہ مجموعہ کلام کو پڑھنے کے بعد آپ بھی میری اس بات کے قائل ہو جائیں گے۔ کہ اسلم فرشوری جہاں عالمی سطح کے جانے پہچانے مشہور و مقبول ناظم مشاعرہ ہیں وہیں وہ ایک باکمال نعت گو شاعر بھی ہیں۔ ویسے انہوں نے اردو شاعری کی ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی مگر ان کا نعتیہ کلام ایک سچے عاشق رسولؐ اور دیوانہ سرکارؐ ہونے کا بین ثبوت ہے۔

محب کوثر۔ گلبرگہ شریف

اردو شاعری کی تمام اصناف میں نعت ایک ایسی صنف ہے جو علامات، استعاروں اور تلمیحات کا ایک اپنا نظام رکھتی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک ایسی عظیم ہستی پر مرکوز ہے جس سے محبت دنیا و آخرت میں نجات کا واحد وسیلہ ہے اور تیسری خاص بات یہ ہے کہ صنف حد درجہ ادب اور احترام طلب کرتی ہے۔ اسلم فرشوری نے اپنی نعت گوئی میں ان تینوں باتوں کو ملحوظ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم کے ساتھ اُن کی جذباتی وابستگی اُن کے ہر شعر سے صاف جھلکتی ہے۔ یقین ہے کہ یہ نعتیں اسی محبت سے پڑھی جائیں گی جس محبت سے لکھی گئی ہیں۔

پروفیسر انور معظم۔ سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ عثمانیہ

اسلم فرشوری کے یہاں نعت میں موضوعات کا تنوع ملتا ہے، جو ان کے احساسات اور جذباتِ عقیدت کا سچا اظہار معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً، درود، سایۂ نبی، صحابۂ کرام اور اہل بیت اطہار، نور، میلادالنبی، معجزات، معراج، خوشبو، صبر و رضا، جنت، جمال نبی وغیرہ جیسے اور کئی موضوعات ان کے نعتیہ کلام میں ملتے ہیں۔

پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر۔ صدر شعبۂ اُردو گلبرگہ یونیورسٹی

ATYAB PUBLISHING HOUSE

Cell: 9949204759 , 9849339588

E-mail: hasanshareef30@yahoo.com